عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد: ۲۱ | ۹ تا ۱۵/ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷/جون ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۴

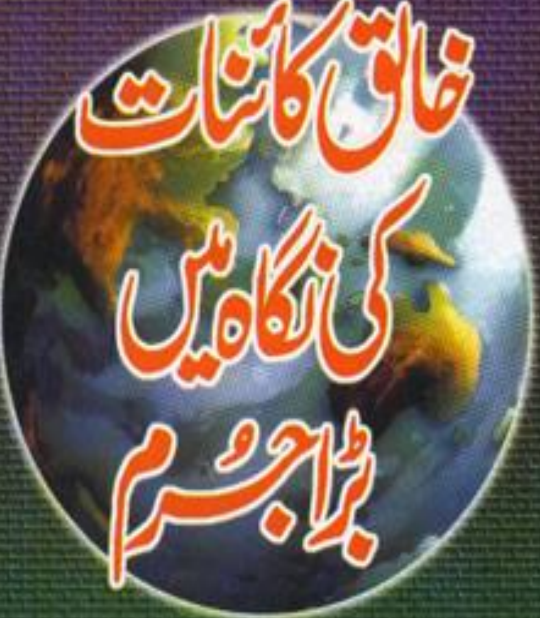

عقیدۂ ختم نبوت

قرآن و سنت کی روشنی میں

یاد رفتگاں

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں

اسلام میں عورت کا مقام

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

بینک کے تعاون سے ریڈیو پر دینی پروگرام پیش کرنا:

س:...... ریڈیو سے ایک پروگرام روشنی کے عنوان سے نشر ہوتا ہے جو زیادہ تر ...... کی آواز میں ہوتا ہے لیکن اس پروگرام کے بعد بتایا جاتا ہے کہ یہ پروگرام آپ کی خدمت میں فلاں بینک کے تعاون سے پیش کیا گیا۔ آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ کیا سود کا کاروبار کرنے والے ادارے کے ذریعے ایسے پروگرام وغیرہ نشر کرنا ٹھیک ہے؟ کیونکہ سود حرام ہے؟

ج:...... حرام کا مال کسی نیک کام میں خرچ کرنا درست نہیں' بلکہ دہرا گناہ ہے' یہ پروگرام روشنی نہیں بلکہ ظلمت ہے' یہی وجہ ہے کہ اس سے ایک شخص کی بھی اصلاح نہیں ہوتی۔

قبلہ رخ پیشاب کرنے کا حکم:

س:...... اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ ایک طرف قبلہ ہو' دوسری طرف بیت المقدس اور تیسری طرف افراد ہوں تو کس طرف رخ کرکے قضائے حاجت کی جائے؟

ج:...... پیشاب' پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پشت کرنا مکروہ ہے اور آدمیوں کی طرف (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) منہ کرنا حرام ہے' باقی ہر طرف جائز ہے' مرد اور عورت سب کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

کیا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا سنت ہے؟

س:...... ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ایک لحاظ سے سنت رسول ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے' کیا یہ درست ہے؟

ج:...... بالکل غلط ہے' جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عذر کی بنا پر کیا ہو وہ عام سنت نہیں ہوتی۔

مجبوراً کھڑے ہوکر پیشاب کرنا:

س:...... پاکستان کے تقریباً ہر بڑے شہر میں ۹۵ فیصد ہوٹلوں' ریلوے اسٹیشنوں' ہسپتالوں' تفریح گاہوں' سرکاری اور نجی دفاتر کے باتھ رومز یعنی پیشاب گھروں میں کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا انتظام ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کھڑے کھڑے پیشاب کرنا طبی اور مذہبی لحاظ سے درست ہے؟

ج:...... ایک گنوار کا لڑکا انگریزی پڑھتا تھا' کسی نے گنوار سے پوچھا کہ لڑکا کتنا پڑھ گیا ہے؟ کہنے لگا کہ کھڑے ہوکر پیشاب تو کرنے لگا ہے' جدید تہذیب نے انسانی معاشرہ کو حیوانیت میں تبدیل کردیا ہے۔ یہ حیوانوں کی طرح کھڑے ہوکر کھاتے پیتے ہیں اور کھڑے ہوکر بول وبراز کرتے ہیں' استنجا اور صفائی کی ان کو ضرورت ہی نہیں۔ اس حیوانی معاشرہ میں انسانوں کو مشکلات کا پیش آنا قدرتی بات ہے۔

درخت کے نیچے پیشاب کرنا:

س:...... کسی درخت' پودے وغیرہ کے نیچے پیشاب کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

ج:...... جو درخت سایہ دار ہو جس کے نیچے لوگ آرام کرتے ہوں' اس کے نیچے پیشاب کرنا ممنوع ہے' اسی طرح ہر ایسی جگہ پیشاب وپاخانہ کی ممانعت ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔

دوائی میں شراب ملانا:

س:...... کیا دوائی میں شراب ملانا جائز ہے؟

ج:...... دوائی میں شراب ملانا جائز نہیں' البتہ اگر بیماری ایسی ہو کہ اطباً کے نزدیک اس کا علاج شراب کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا تو جس طرح جان بچانے کے لئے مردار کھانے کی اجازت ہے اسی طرح اس کی بھی ہوگی۔

آیۃ الکرسی پڑھ کر تالی بجانا حرام ہے:

س:...... میرے گھر میں سونے سے پہلے روزانہ آیۃ الکرسی پڑھ کر زور سے تالی بجائی جاتی ہے' عقیدہ یہ ہے کہ تالی کی آواز جتنی دور جائے گی گھر بلا اور چور سے اتنا ہی محفوظ رہے گا' آیۃ الکرسی تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے' اس کے بابرکت ہونے میں کچھ شک نہیں ہوسکتا لیکن تالی کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے؟

ج:...... اس طرح تالی بجانا حرام ہے' اور یہ عقیدہ کہ تالی بجانے سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور چور بھاگ جاتے ہیں جاہلانہ توہم پرستی ہے۔ آیۃ الکرسی پڑھنا صحیح ہے اور حفاظت کا ذریعہ ہے۔

احادیث یا اسلامی لٹریچر مفت تقسیم کرنے پر اجر وثواب:

س:...... اگر کوئی شخص اسلامی مسائل' احادیث یا احکامات رضائے الٰہی اور عوام الناس کے فہم کے لئے چھپوا کر مفت تقسیم کرے تو آیا اسے اس کا اجر ملے گا یا نہیں؟ جب کہ مشتہر کرنے والے شخص کا ارادہ یہ ہو کہ یہ عمل میرے لئے ثواب کا ذریعہ بنے یا ان احکامات میں سے کوئی شخص ان پر عمل کرے اور وہ میرے لئے باعث مغفرت ہوجائے۔

ج:...... اس نیک عمل کے موجب اجر وثواب ہونے میں کیا شک ہے؟ بشرطیکہ مقصود محض رضائے الٰہی ہو اور مسائل مستند اور صحیح ہوں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۹ تا ۱۵/ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷/ جون ۲۰۰۲ء | شمارہ:۴

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ	4
عقیدۂ ختم نبوت	6
خالق کائنات کی نگاہ میں بڑا جرم	12
مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں	15
اسلام میں عورت کا مقام	21
یادِ رفتگاں	23

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میئو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائنر: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت،
مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Kara
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

اس ابہام کی وضاحت ضروری ہے

ووٹر لسٹ فارم نمبر۲ میں عقیدۂ ختم نبوت کے اقراری حلف نامے کی شمولیت کے سرکاری اعلان کے بعد عوام الناس کو اس حوالے سے سرکاری نوٹیفکیشن کا شدت سے انتظار تھا۔ گزشتہ دنوں ملکی اخبارات نے اس حوالے سے بعض ایسی خبریں شائع کیں جن سے ابہام پیدا ہوا اور یہ یقین کرنا مشکل ہو گیا کہ حکومت اس بارے میں عملی طور پر درحقیقت کیا قدم اٹھایا ہے؟ اس حوالے سے شائع ہونے والی خبروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

''ووٹر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی کے لئے نیا قانون بنانے کا فیصلہ

انتخابی فہرستوں کی تیاری کا شیڈول متاثر نہیں ہوگا

اعتراض کی صورت میں قادیانیوں کی الگ فہرستیں تیار کرنے کی منظوری دی جائے گی' چیف الیکشن کمشنر

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) معلوم ہوا ہے کہ ووٹر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی کے لئے نیا قانون نافذ کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ بدھ کو اعلیٰ سطح کے اجلاس میں کیا گیا جو چیف الیکشن کمشنر چیف جسٹس (ریٹائرڈ) ارشاد حسن خان کی زیر صدارت ہوا۔ وفاقی سیکریٹری قانون جسٹس منصور علی خان سیکریٹری الیکشن کمیشن حسن محمد اور سینئر افسروں نے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ حلف نامے کی بحالی کے فیصلے سے انتخابی فہرستوں کی تیاری کا شیڈول متاثر نہیں ہوگا اور نہ ہی ووٹر لسٹوں کی ازسر نو تیاری کی ضرورت ہوگی۔ طے کیا گیا ہے کہ ووٹر لسٹوں کے ڈسپلے کے وقت اگر کسی کو غیر مسلموں اور احمدیوں کے ناموں پر اعتراض ہوگا تو ایسے اعتراضات کی روشنی میں ریوائزنگ اتھارٹیز غیر مسلم ووٹروں کے لئے الگ فہرستیں تیار کرنے کی منظوری دیں گی' الیکشن کمیشن احمدیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ شائع کرے گا۔'' (روزنامہ جنگ کراچی ۱۳/جون ۲۰۰۲ء)

جبکہ اسی روز معاصر انگریزی روزنامے دی نیوز میں اس سے قدرے مختلف خبر شائع ہوئی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

''احمدیوں کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی

اسلام آباد (نمائندہ دی نیوز) صدر جنرل پرویز مشرف نے بدھ کو ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت قرار دی گئی احمدیوں کی غیر مسلم حیثیت کو الیکٹورل رول (انتخابی اندراج) کی تیاری کے لئے مجوزہ فارم میں برقرار رکھنے کے لئے' جس کا مذہبی لابی کی جانب سے شدت سے مطالبہ کیا جا رہا تھا' ایک قانون جاری کیا ہے۔ نئے قانون کے مطابق نئے الیکٹورل رول (انتخابی اندراج) میں احمدیوں کی حیثیت میں' جو کہ آئین میں طے کی گئی ہے' جس میں انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے' کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس قانون کو ''کنڈکٹ آف جنرل الیکشنز آرڈر (سیکنڈ امینڈمنٹ) 2002'' (حکم برائے طریقہ کار عام انتخابات (دوسری ترمیم) کا نام دیا گیا ہے...... ترمیم (یعنی قانون) میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۷۴ء کے الیکٹورل رولز (انتخابی اندراج)' الیکٹورل رولز (انتخابی اندراج) قوانین ۱۹۷۴ء' یا دیگر کسی قانون جو اس وقت نافذ العمل ہے' بشمول مجوزہ فارم برائے تیاری الیکٹورل رول (انتخابی اندراج) برائے مخلوط انتخاب میں قانون ''کنڈکٹ آف جنرل الیکشنز آرڈر 2002ء'' کے زیر اثر قادیانی یا لاہوری گروپ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی دیگر نام سے مخاطب کرتے ہیں)' یا کوئی شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' جو آخری نبی ہیں' کی ختم نبوت پر حتمی اور مکمل طور پر ایمان نہیں رکھتا' یا دعویٰ کرتا ہے یا دعویٰ کر چکا ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی معنی یا مفہوم میں نبی ہے' یا ایسے کسی مدعی کو نبی یا مذہبی مصلح مانتا ہے' وہ اسی حیثیت میں رہے گا جس میں ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے نام کا اندراج ووٹر کی حیثیت سے کرواتا ہے اور ریوائزنگ اتھارٹی (یعنی افسر مجاز نظر ثانی) کے پاس انتخابی اندراج کے قانون مجریہ ۱۹۷۴ء کے تحت ''کنڈکٹ آف جنرل الیکشنز (سیکنڈ امینڈمنٹ) آرڈر 2002ء'' کے نفاذ کے دس دن کے اندر اعتراض داخل کرا دیا جاتا ہے کہ یہ ووٹر مسلمان نہیں ہے تو ریوائزنگ اتھارٹی (افسر مجاز نظر ثانی) اس شخص کو ایک

ختم نبوۃ

نوٹس جاری کرے گی کہ وہ پندرہ دن کے اندر اس کے سامنے پیش ہو اور اسے انتخابی اندراج کے قانون مجریہ ۱۹۷۴ء کے تحت فارم نمبر ۴ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان کے حوالے سے اپنے عقیدہ کے ڈیکلریشن (حلف نامے) پر دستخط کرنا ہوں گے۔ ترمیم کے مطابق اگر وہ شخص اس ڈیکلریشن پر دستخط کرنے سے انکار کردے تو وہ غیر مسلم تصور کیا جائے گا اور اس کا نام جوائنٹ الیکٹورل رولز (یعنی مخلوط انتخابی اندراجات) سے حذف کردیا جائے گا اور اس انتخابی حلقہ کی ایک ضمنی فہرست میں غیر مسلم کی حیثیت سے درج کردیا جائے گا۔ اگر ووٹر نوٹس جاری کئے جانے کے باوجود پیش نہ ہو تو اس کے خلاف ایک آرڈر جاری کیا جائے گا۔'' (روزنامہ دی نیوز کراچی ۱۳/ جون ۲۰۰۲ء)

ان دونوں خبروں میں بڑا واضح فرق نظر آتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کے شرکا کو بتایا گیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی کے فیصلے سے انتخابی فہرستوں کی تیاری کا شیڈول متاثر نہیں ہوگا اور نہ ہی ووٹر لسٹوں کی ازسرنو تیاری کی ضرورت ہوگی' گویا کہ اب تک جتنے قادیانی پرانے ووٹر لسٹ فارم بھر کر اپنے آپ کو ووٹر لسٹ فارم میں مسلمان ظاہر کر چکے ہیں ان سے نئے ووٹر لسٹ فارم' جس میں عقیدۂ ختم نبوت کا اقراری حلف نامہ شامل ہوگا' نہیں بھروائے جائیں گے۔ اسی طرح اس اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ ووٹر لسٹوں کی نمائش کے وقت اگر کسی کو غیر مسلموں اور قادیانیوں کے ناموں پر اعتراض ہوگا تو ایسے اعتراضات کی روشنی میں افسر مجاز نظر ثانی غیر مسلم ووٹروں کے لئے الگ فہرستیں تیار کرنے کی منظوری دیں گے اور الیکشن کمیشن قادیانیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ شائع کرے گا۔ اس میں ایک بڑا سقم یہ ہے کہ قادیانیوں کے ناموں کی مسلم ووٹر لسٹوں میں شمولیت پر اعتراض کی صورت میں قادیانیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ فارم شائع کئے جائیں گے' گویا جب تک کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جاتا انہیں بدستور مسلم ووٹر لسٹ فارم کے استعمال اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کھلی اجازت ہوگی۔ قادیانیوں کی اکثریت اپنے آپ کو برادر سنگ کی طرح چھپاتی ہے۔ سوائے ان گنے چنے قادیانیوں کے جو اپنے آپ کو کھلم کھلا 'احمدی'' کہہ کر اپنے قادیانی ہونے کا اعلان کرتے ہیں یا وہ قادیانی جو قادیانی اکثریتی علاقوں یا کالونیوں میں رہائش پذیر ہیں' دیگر قادیانیوں کی شناخت ایک انتہائی دشوار گزار مرحلہ ہوتی ہے۔ صدر مشرف کے نافذ کردہ قانون کے حوالے سے سوال یہ ہے کہ اگر کوئی قادیانی شخص ووٹر لسٹ میں اپنے نام کا اندراج مسلم کی حیثیت سے کرواتا ہے اور افسر مجاز نظر ثانی کے پاس اس قانون کے نفاذ کے دس دن کے اندر اس شخص کے قادیانی ہونے سے لاعلمی یا کسی اور عذر کی وجہ سے اعتراض داخل نہیں کرایا جاتا تو کیا اس قادیانی کو آئین اور قانون کی اغراض کے لئے مسلمان سمجھا جائے گا؟ اسی طرح افسر مجاز نظر ثانی کی جانب سے اس قادیانی شخص کو پندرہ دن کے اندر اس کے سامنے پیش ہونے کے نوٹس کے اجراء اور پیش ہونے کی صورت میں اس سے فارم نمبر ۴ میں عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان کے حوالے سے اس کے عقیدہ کے ڈیکلریشن یا حلف نامے پر دستخط کی بات اور اس پر اس کے عقیدہ کو معلق رکھنا بھی قطعاً غلط ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ جو شخص اس ڈیکلریشن یا حلف نامے پر دستخط کرنے سے انکار کردے تو وہ غیر مسلم تصور کیا جائے گا اور اس کا نام مخلوط انتخابی اندراجات سے حذف کردیا جائے گا اور اس انتخابی حلقہ کی ایک ضمنی فہرست میں غیر مسلم کی حیثیت سے شامل کردیا جائے گا' یہ ووٹر لسٹ کے مسلم اور غیر مسلم فارم کی تخصیص کے مقاصد کو پورا نہیں کرتا۔ ان تمام باتوں سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ عملاً شامل نہیں کیا جائے گا بلکہ فارم تو وہی سابقہ والے رہیں گے جن سے حلف نامہ حذف کیا گیا تھا لیکن جن ووٹروں پر افسر مجاز نظر ثانی کے سامنے اعتراض کیا جائے گا صرف ان سے یہ حلف نامہ پُر کروایا جائے گا اور اس طرح چونکہ ضروری نہیں کہ ہر قادیانی کے ووٹر لسٹ میں مسلمان کی حیثیت سے اپنا نام درج کرانے پر اعتراض کیا جائے' اس لئے بہت سارے قادیانی بدستور مسلمان کی حیثیت سے ووٹ ڈالتے رہیں گے۔ اس کے برعکس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت ملک بھر کی تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور پاکستان بھر کے مسلمانوں کا مطالبہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن فوری طور پر اس ووٹر لسٹ فارم کو مکمل طور پر تلف کردے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ موجود نہیں ہے' خواہ یہ پرانا فارم پُر شدہ ہو یا خالی ہو' اور الیکشن کمیشن ہنگامی بنیادوں پر نئے ووٹر لسٹ فارم شائع کرے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ موجود ہو' اسی طرح نئے ووٹر لسٹ فارم کے اجراء کے بعد سے جتنے قادیانیوں نے مسلمانوں کی حیثیت سے اپنے ناموں کا اندراج کروایا ہے ان کے ناموں کے اندراج کو نہ صرف یہ کہ فوری طور پر منسوخ کیا جائے بلکہ انہیں نئے شائع ہونے والے ووٹر لسٹ فارم میں اپنے ناموں کے اندراج کا پابند بنایا جائے اور اب تک جتنے قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے قبیح فعل میں ملوث رہے ہیں' ملکی آئین کا اس طرح کھلم کھلا مذاق اڑانے کے جرم میں ملوث ہونے کی بنا پر ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ ہماری رائے میں تو ان ابہامات کی فوری وضاحت ہونی چاہئے نا کہ وہی پرانی روش اپنائی جائے کہ جب تک احتجاج نہیں ہوتا سلسلہ اسی طرح چلنے دو۔ یہ بات ہر طبقہ کو ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ قادیانیت کا معاملہ دوسرے تمام غیر مسلم طبقات کے معاملہ سے یکسر مختلف ہے۔ قادیانی منکرین ختم نبوت اور گستاخ رسول ہیں۔ ان کو دی جانے والی ہر رعایت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست جنگ کے مترادف ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس حوالے سے اپنے رویہ کو اسلام اور آئین کے عین مطابق رکھے۔

عقیدۂ ختم نبوت

قرآن وسنت کی روشنی میں

ختم نبوت اسلام کا نہایت اہم اور بنیادی عقیدہ ہے‘ اسلام میں نبوت چونکہ اپنے اختتام کو پہنچ گئی لہذا حجۃ الوداع کے موقع پر رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا تکمیل دین کا واضح اعلان فرمادیا تھا‘ نیز قرآن و احادیث نبویہ اور اجماع امت سے عقیدۂ ختم نبوت روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہے‘ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ نادر تحریر ملاحظہ فرمائیں (مدیر)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قرآن وسنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہوا ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کردیا گیا‘ آپ سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید (سورۂ احزاب:۴۰) میں ارشاد ہے:

”محمدؐ! باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا۔“ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ”خاتم النبیین“ کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا‘ چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یہ آیت مسئلہ میں واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ کے بعد نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوسکتا کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے منقول ہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر ص:۴۹۳ ج:۳)

امام قرطبیؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

”ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ قدیم و جدید علماء امت کے نزدیک اپنے عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(الجامع لاحکام القرآن ص:۱۹۶ ج:۱۴)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

”بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ سے یہ سمجھا ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول۔ اور یہ کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا انکار کرنے والا یقیناً اجماع امت کا انکار کرنے والا ہے۔“

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص:۱۲۳)

ختم نبوت اور احادیث نبویہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی اور متعدد اکابر نے ان احادیث کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہریؒ ”کتاب الفصل فی الملل والاہوا والنحل“ جلد اول صفحہ:۷۷ پر لکھتے ہیں:

”وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت‘ آپ کے معجزات اور قرآن کریم کو نقل کیا ہے انہوں نے یہ بھی نقل کیا کہ آپ نے خبر دی تھی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

”اور ختم نبوت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں جن کو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔“ (تفسیر ابن کثیر ص:۴۹۳ ج:۳)

اور علامہ سید محمود آلوسیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے اور احادیث نبویہ نے اس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے‘ پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے۔“ (روح المعانی ص:۳۱ ج:۲۲)

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی

نصوص قطعیہ سے ثابت ہے' اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متواترہ سے بھی ثابت ہے' یہاں اختصار کے مدنظر صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث اول:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاؑ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین وجمیل محل بنایا' مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی۔ آپؐ نے فرمایا: میں وہی کونے کی آخری اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

(صحیح بخاری ص ۵۰۱ ج:۱' صحیح مسلم ص ۲۴۸ ج:۲)

۲:..... یہ حدیث مسند احمد میں ص ۳۶۱ صحیح بخاری' صحیح مسلم ص ۲۴۸ ج ۲ اور جامع ترمذی ص ۱۰۹ ج ۲ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی منقول ہے۔ صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس میں اس اینٹ کی جگہ ہوں' میں آیا پس میں نے نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا۔"

۳:.....اور ترمذی میں بھی حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"انبیاؑ کرام میں میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بڑا حسین وجمیل اور کامل مکمل محل بنایا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ اس محل کے گرد گھومتے اور اس کی عمدگی پر تعجب کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ کاش اس اینٹ کی جگہ بھی پُر کردی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔"

(ترمذی ص ۲۰۱ ج ۲' مسند احمد ص ۱۳۶ ج ۵)

۴:.....اور صحیح مسلم صفحہ ۲۴۸ جلد ۲ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے مگر امام مسلم نے اس کے الفاظ ذکر نہیں کئے بلکہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کے ذیل میں اس کا باسند حوالہ دے دیا ہے' امام ابوبکر برقانی اور ابوسعید دمشقی نے اس کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

"میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا' پس اس کو پورا کردیا مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو پورا کردیا۔"

(جامع الاصول ص ۵۲۹ ج ۸' مسند احمد ص ۹ ج ۳)

حدیث دوم:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاؑ کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے:

۱:..... مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔

۲:.....رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے'

۳:..... مال غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا ہے'

۴:.....روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنادیا گیا ہے'

۵:..... مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے'

۶:.....اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔" (صحیح مسلم ص ۱۹۹ ج ۱)

اس مضمون کی ایک حدیث صحیح بخاری صفحہ ۶۲ جلد ۱' صحیح مسلم صفحہ: ۱۹۹ جلد ۱ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' اس کے آخر میں ہے:

"پہلے انبیاؑ کو خاص ان کی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا۔" (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

حدیث سوم:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔"

(صحیح بخاری ص ۶۳۳ ج ۲' صحیح مسلم ص ۲۷۸ ج ۲)

یہ حدیث متواتر ہے اور مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ کی جماعت سے منقول ہے:

۱:.....حضرت جابر بن عبداللہؓ (ترمذی ص ۲۱۴ ج ۲' مسند احمد ص ۳۳۸ ج ۳' ابن ماجہ ص ۱۲)

۲:.....حضرت مالک بن حویرثؓ (مستدرک حاکم' طبرانی معجم کبیر)

۴:.....حضرت علیؓ (معجم اوسط طبرانی)

۵:.....حضرت عمرؓ (خطیب)

۶:.....حبشی بن جنادہ (ابونعیم)

۷:.....ابن عمرؓ (طبرانی)

۸:.....اسماء بنت عمیسؓ (طبرانی)

۹:.....ابوسعید خدریؓ (مسند احمد' ابن عساکر)

۱۰:.....زید بن ابی اوفیؓ (مسند احمد' ابن عساکر)

(حوالہ کے لئے دیکھئے کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۳' ۱۵۴)

چونکہ یہ حدیث اس سے زیادہ صحابہ کرام سے مروی ہے اس لئے محدثین اسے متواتر کہتے ہیں

ختم نبوۃ

چنانچہ مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ازالۃ الخفا "مآثر علی" میں فرماتے ہیں:

"فمن المتواتر انت بمنزلتی ہارون من موسیٰ"

ترجمہ: "متواتر احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔"

(ازالۃ الخفا مترجم جلد چہارم ص۴۴۴)

حدیث چہارم:

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاً کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کے بعد دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفا ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ (بخاری ص۴۹۱ ج۱ مسلم ص۱۲۶ ج۲ مسند احمد ص۲۹۷ ج۲)

بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیاً آتے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے انبیاً کی آمد بھی بند ہے، البتہ مجددین امت ضرور آئیں گے جیسا کہ ابوداؤد وغیرہ کی حدیث میں آیا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے لوگوں کو کھڑا کرے گا جو اس کے لئے دین کی تجدید کریں گے۔"

(ابوداؤد ص۲۳۳ ج۲)

اس حدیث پر آئندہ گفتگو ہوگی یہاں یہ تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ حدیث مجددین بھی ختم نبوت کا ثبوت ہے۔

حدیث پنجم:

۱: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔"

یہ مضمون متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے چنانچہ یہی مضمون صحیح بخاری صفحہ ۵۰۹ جلد۱، صحیح مسلم صفحہ ۳۹۷ جلد۲ میں حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ نیز امام طبرانی نے نعیم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

۲: "قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تیس جھوٹے ظاہر ہوں، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔"

(کنز العمال ص۱۹۸ ج۱۴)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسیلمہ کذاب کے بارے میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا تھا اس وقت تک لوگوں میں اس کے بارے میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا:

۳: "یہ شخص جس کے بارے میں تم رائے زنی کر رہے ہو وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال اکبر سے پہلے نکلیں گے۔" (کنز العمال ص۲۰۰ ج۱۴)

۴: "حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی حدیث میں ہے کہ یہ تیس دجال جو قیامت سے پہلے نکلیں گے مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور مختار ثقفی بھی انہی میں شامل ہیں۔"

(فتح الباری ص۶۱۷ ج۶)

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری کتاب الفتن باب ۲۵ میں مندرجہ ذیل صحابہؓ کی روایات کا حوالہ دیا ہے۔

عبداللہ بن عمرو، ابن مسعود، علی، سمرہ، حذیفہ، انس اور مجمع الزوائد میں ان تمام احادیث کا متن ذکر کیا ہے۔ نیز نعمان بن بشیر کی روایت بھی نقل کی ہے۔ (حوالہ کے لئے دیکھئے مجمع الزوائد ص۳۳۲ تا ۳۳۴ ج۷)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اس کو امام احمدؒ نے مسند میں بھی روایت کیا ہے۔

(ترمذی ص۵۱ ج۲، مسند احمد ص۲۶۷ ج۳)

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری صفحہ ۳۷۵ جلد۱۲ طبع لاہور میں اس حدیث میں بروایت ابویعلیٰ اتنا اضافہ نقل کیا ہے:

"لیکن مبشرات باقی رہ گئے ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: "مومن کا خواب جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔"

اس مضمون کی حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ سے بھی مروی ہے۔

۱: حضرت ابو ہریرہؓ (صحیح بخاری ص۱۰۳۵)

۲: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ۔ (کنز العمال ص۳۷۰ ج۱۵)

۳: حضرت حذیفہ ابن اسیدؓ

۴: حضرت ابن عباسؓ (مسلم ص۱۹۱ ج۱، نسائی ص۱۶۸ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۷ ج۱، ابن ماجہ ص۲۸۶)

۵: حضرت ام کرز الکعبیہؓ (ابن ماجہ ص۲۸۶)

۶: حضرت ابوالطفیلؓ (مسند احمد ص۴۵۴ ج۵)

(۱) حضورؐ نے فرمایا: "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔" (ابن ماجہ ص۳۰۷)

(۲) اور مجمع الزوائد صفحہ ۲۷۳ جلد ۳ میں بروایت طبرانی حضرت ابوقبیلہؓ خطبہ حجۃ الوداع میں یہ

الفاظ ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔"

(۳) امام بیہقی نے کتاب الرؤیا میں حضرت ضحاک بن نوفل کی حدیث روایت کی ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔" (ختم نبوت کامل ص ۲۷۲)

(۴) طبرانی و بیہقی نے ابن زمیل جہنیؓ کی حدیث نقل کی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب کی تعبیر فرمائی اس کا آخری حصہ یہ ہے:

"لیکن اونٹنی (جس کو اٹھاتے ہوئے مجھے تم نے دیکھا) پس وہ قیامت ہے جو ہم پر قائم ہوگی' میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔" (خصائص کبریٰ سیوطی ص ۸۷ ج ۲)

"حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ابوذر! نبیوں میں سے سب سے پہلا نبی آدم ہے اور آخری نبی محمدؐ ہے۔" (کنز العمال ص ۴۸۰ ج ۱۱)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترمذی ص ۲۰۹ ج ۲)

یہ حدیث طبرانی نے عصمہ بن مالکؓ اور ابو سعید خدریؓ سے بھی روایت کی ہے (کنز العمال ص ۱۳۶ ج ۶' ختم نبوت کامل ص ۲۷۶' ۲۸۱' مجمع الزوائد ص ۶۸ ج ۹' فتح الباری ص ۵۱ ج ۷)

"لو" کا لفظ فرض محال کے لئے آتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ میں نبوت کی صلاحیت کامل طور پر پائی جاتی ہے مگر چونکہ آپؐ کے بعد کسی کا نبی ہونا محال ہے۔ اس لئے باوجود صلاحیت کے حضرت عمرؓ نبی نہیں بن سکے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"حضرت فاروق اعظمؓ کی شان میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ یعنی وہ تمام لوازم کمالات جو نبوت کے لئے درکار ہیں سب حضرت عمرؓ میں موجود ہیں لیکن چونکہ منصب نبوت خاتم الرسلؐ پر ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہیں ہو سکے۔"

(مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۲۴ ص ۲۳ ج ۲)

حضورؐ نے فرمایا: میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں' اور بخاری میں ہے: میں عاقب ہوں' اور مسلم کی روایت میں ہے کہ: میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ترمذی ص ۱۰۷ ج ۲' بخاری ص ۵۰۱ ج ۱' مسلم ص ۲۶۱ ج ۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی میں العاقب' المقفی' اور نبی الساعۃ جیسے متعدد الفاظ وارد ہوئے ہیں جو "آخری نبی" کا مفہوم ادا کرتے ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت پر قرآن کریم کی آیات اور احادیث متواترہ وارد ہیں۔ اس لئے یہ عقیدہ امت میں متواتر چلا آرہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا اور جو شخص آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہاں چند اکابر کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔

۱:..... علامہ علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔"

(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

۲:..... حافظ ابن حزم اندلسی کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل میں لکھتے ہیں:

"جس کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور نشانات اور قرآن مجید کو نقل کیا ہے۔ اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر کی نقل سے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ البتہ صحیح احادیث میں یہ ضرور آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے' یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اور یہود نے جن کو قتل کرنے اور صلیب دینے کا دعویٰ کیا تھا' پس اس امر کا اقرار واجب ہے اور حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "اللہ کا فرمان: "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور حضور علیہ السلام کا ارشاد "لا نبی بعدی" سن کر کوئی مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد زمین پر کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے' سوائے نزول عیسیٰ کے آخر زمانہ میں جو رسول اللہؐ کی صحیح احادیث مسندہ سے ثابت ہے۔"

(کتاب الفصل ص ۷۷ ج ۱ ص ۱۸ ج ۴)

۳:..... حافظ فضل اللہ تورپشتی (م ۶۳۰ھ) کا فارسی میں اسلامی عقائد پر ایک رسالہ معتقد المعتقد کے نام سے ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت بہت تفصیل سے لکھا ہے اور آخر میں منکرین ختم نبوت کے خارج از اسلام ہونے کی تصریح فرمائی ہے اس کے چند ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:

"منجملہ عقائد کے یہ ہے کہ اس بات کی تصدیق کرے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں' نہ رسول اور نہ غیر رسول اور "خاتم النبیین" سے مراد یہ ہے کہ آپؐ نے نبوت پر مہر لگا دی اور نبوت آپ کی تشریف آوری سے حد تمام کو پہنچ گئی یا یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ

نے پیغمبری پر آپ کے ذریعہ مہر لگادی اور خدا تعالیٰ کا مہر کرنا اس بات کا حکم ہے کہ آپ کے بعد نبی نہیں بھیجے گا۔" (ص۹۴)

اور بہت سی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ نبوت آپ کی تشریف آوری پر پوری ہوگئی۔ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔ ان احادیث میں سے ایک کا مضمون یہ ہے کہ میری امت میں قریباً تیس جھوٹے دجال ہوں گے' ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں' حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (ص۹۵)

اور اس باب میں روایات و احادیث حد شمار سے زیادہ ہیں۔

جب اس طریقہ سے ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا تو بدیہی بات ہے کہ رسول بھی نہ ہوگا کہ کیونکہ کوئی رسول ایسا نہیں ہوا جو نبی نہ ہو' جب نبوت کی نفی کردی تو رسالت کی نفی بدرجہ اولیٰ ہوگئی۔

(ص۹۶)

بحمد اللہ! یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس کی تشریح و وضاحت کی ضرورت ہو۔ اتنی وضاحت بھی ہم نے قرآن کریم سے اس اندیشہ کی بنا پر کردی کہ مبادا کوئی زندیق کسی جاہل کو شبہ میں ڈالے۔

اور عقیدۂ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہوسکتا ہے جو خود نبوت محمدؐ پر بھی ایمان نہ رکھتا ہو' کیونکہ اگر یہ شخص آپ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپؐ نے خبر دی ہے ان میں آپ کو سچا سمجھتا۔

اور جن دلائل اور جس طریق تواتر سے آپ کی رسالت و نبوت ہمارے لئے ثابت ہوئی ہے' ٹھیک اسی درجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں اور آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا' اور جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہو اسے خود رسالت محمدیؐ میں بھی شک ہوگا' اور جو شخص یہ کہے کہ آپؐ کے بعد نبی ہوا تھا یا ہے یا ہوگا نیز جو شخص یہ کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہوسکتا ہے وہ کافر ہے۔ (ص۹۷)

۴:..... حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

"پس بندوں پر اللہ کی رحمت ہی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی طرف بھیجنا' پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام انبیاءؑ اور رسول علیہم السلام کو ختم کیا اور دین حنیف کو آپؐ کے لئے کامل کردیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول نے اپنی احادیث متواترہ میں خبر دی ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں تاکہ امت جان لے کہ ہر وہ شخص جو آپؐ کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا' افترا پرداز' دجال' گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ اگرچہ شعبدہ بازی کرے اور قسم قسم کے جادو' طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے' اس لئے کہ یہ سب کا سب عقلاء کے نزدیک باطل اور گمراہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی (مدعی نبوت) کے ہاتھ پر یمن میں اور مسیلمہ کذاب (مدعی نبوت) کے ہاتھ پر یمامہ میں احوال فاسدہ اور اقوال باردہ ظاہر کئے جن کو دیکھ کر ہر عقل و فہم اور تمیز والا یہ سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں' خداوند ان پر لعنت کرے اور ایسے ہی قیامت تک ہر مدعی نبوت پر' یہاں تک کہ وہ مسیح دجال پر ختم کردیے جائیں گے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے امور پیدا فرماوے گا کہ علماً اور مسلمان اس کے جھوٹے ہونے کی شہادت دیں گے۔"

(تفسیر ابن کثیر ص۶۲)

۵: علامہ سفارینی حنبلی "شرح عقیدہ سفارینیہ میں لکھتے ہیں:

"جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) نبوت حاصل ہوسکتی ہے وہ زندیق اور واجب القتل ہے کیونکہ اس کا کلام و عقیدہ اس بات کو مقتضی ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں' اور یہ بات نص قرآن اور احادیث متواترہ کے خلاف ہے جن سے قطعاً ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔" (ص۶۳)

۶:..... علامہ زرقانی شرح مواہب میں ابن حبانؒ سے نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کا مذہب یہ ہو کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں بلکہ حاصل ہوسکتی ہے یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے ایسا شخص زندیق اور واجب القتل ہے۔"

(ص۱۸۸ ج۶)

۷:..... علامہ سید محمود آلوسی بغدادی تفسیر روح المعانی میں آیت خاتم النبیین کے ذیل میں لکھتے ہیں

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر قرآن ناطق ہے اور جن کو سنت نے واشگاف کیا ہے اور جن پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے برخلاف دعویٰ کرنے

ختم نبوۃ

والا کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اصرار کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔"

(ص ۶۰ ج ۲۲)

اسی طرح مذاہب اربعہ کی مشہور کتب اور فتاویٰ کی متداول کتابوں میں اس مسئلہ کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

۱:.....فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"جب کوئی شخص یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں' اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔"

(ص ۲۶۳ ج ۲)

۲:.....فتاویٰ بزازیہ میں ہے:

"ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا' دوسرے نے اس سے کہا کہ اپنا معجزہ لاؤ تو یہ معجزہ طلب کرنے والا بقول بعض کے کافر ہو گیا اور بعض نے کہا نہیں۔"

(ص ۳۲۸ ج ۶)

۳:.....بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے:

"اگر کوئی کلمہ شک کے ساتھ کہے کہ "اگر انبیاً کا قول صحیح اور سچ ہو الخ تو کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو کافر ہو جاتا ہے' اور جو شخص مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے' اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس کا عجز ظاہر کرنے کے لئے معجزہ طلب کرے تو کافر نہیں ہوتا۔"

(ص ۱۳۰ ج ۵)

۴:.....جامع الفصولین میں ہے:

"کسی شخص نے کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی زبان میں کہا کہ میں پیغمبر ہوں' مراد اس کی یہ تھی کہ میں پیغام لے جاتا ہوں' کافر ہو جائے گا اور جب اس نے یہ بات کہی تو دوسرے آدمی نے اس سے معجزہ طلب کیا تو کہا گیا ہے کہ معجزہ طلب کرنے والا بھی کافر ہو جائے گا' اور متاخرین نے کہا کہ اگر اس کا مقصد اس کو عاجز کرنا تھا تو کافر نہیں ہو گا۔"

(ص ۳۰۳ ج ۲)

۵:.....فقہ شافعی کی مستند کتاب مغنی المحتاج شرح منہاج میں ہے:

"یا کوئی شخص رسولوں کی نفی کرے اور یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہیں بھیجا یا کسی خاص نبی کی نبوت کا انکار کرے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کالے تھے یا بے ریش تھے یا قریشی نہیں تھے یا یہ کہے کہ نبوت حاصل ہو سکتی ہے یا قلب کی صفائی کے ذریعہ نبوت کے رتبے کو پہنچ سکتے ہیں یا نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے مگر یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے یا کسی رسول و نبی کو جھوٹا کہے یا نبی کو برا بھلا کہے یا کسی نبی کی تحقیر کرے یا اللہ تعالیٰ کے نام کی تحقیر کرے تو ان سب صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔"

(ص ۱۴۲ ج ۴)

۶:.....مغنی ابن قدامہ میں ہے (جو فقہ حنبلی کا مستند مجموعہ فتاویٰ ہے):

"جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ مرتد ہے کیونکہ مسیلمہ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ اس کی وجہ سے مرتد قرار پائے' اسی طرح طلیحہ اور اس کے تصدیق کنندگان بھی' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تمیں جھوٹے نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول اللہ ہے۔"

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو گالی دے' وہ کافر ہے' خواہ بھول کر دے یا بطور مزاح' یا واقعی سچ مچ' اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کا یا اس کی آیات کا یا اس کے رسولوں کا' یا اس کی کتابوں کا مذاق اڑائے وہ بھی کافر ہے' حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی دل لگی اور ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ سے' اس کی آیات اور اس کے رسول سے ہنسی کر رہے تھے؟ بہانے نہ بناؤ' تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو۔" اور چاہئے کہ ایسے ہنسی کرنے والے کے صرف اسلام لانے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کو عقل سکھانے کے لئے کچھ سزا بھی دی جائے تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ناشائستہ الفاظ کہنے والے کی توبہ پر اکتفا نہیں کیا جاتا تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے حق میں گستاخانہ الفاظ کہے وہ بدرجہ اولیٰ تعزیر کا مستحق ہے۔" (ص ۱۱۲ ج ۱۰)

الشرح الکبیر شرح المقنع بھی فقہ حنبلی کا مستند مجموعہ فتاویٰ ہے اور اس میں بھی لفظ بلفظ وہی عبارت ہے جو مغنی ابن قدامہ سے اوپر نقل کی گئی۔

☆☆.........☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

خالقِ کائنات کی نگاہ میں بڑا جرم

"ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا۔"

ترجمہ: "اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو۔" (سورۃ اعراف:۸۵)

اصلاح کے بعد خرابی نہ پھیلاؤ:

خدا کے پیغمبر شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا (اور حقیقت میں انہوں نے سارے پیغمبروں اور پیغام ربانی کی ترجمانی کی) کہ دیکھو میری قوم کے لوگو! اللہ کی زمین میں اصلاح کے بعد خرابی اور فساد نہ پھیلاؤ" ان کے یہ الفاظ کتنے سادہ لیکن کتنے معنی خیز' کتنے عمیق اور درد میں ڈوبے ہوئے ہیں؟ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بھائیو! فساد نہ مچاؤ' انتشار انگیزی نہ کرو' بد نظمی نہ پھیلاؤ لیکن حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: "ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا"۔

جب خدا کی زمین' اس کے کسی ملک میں معاشرہ اور تمدن اور حیات انسانی کی چولیں بٹھانے' اس کو اپنی جگہ پر لانے' انسانوں کا رشتہ اپنے مالک سے استوار کرنے' بنی نوع انسان کے درمیان تعلقات کو درست کرنے' دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کو تسلیم اور قبول کرنے' انسانی جان و مال۔ کے احترام اور خود معاملگی کا درس دیا گیا ہو اور اللہ کے بندوں۔ نے بڑی تعداد میں اور بعض اوقات پورے پورے ملک اور پوری پوری قوم نے کسی خطۂ ارضی میں اس کو قبول کر لیا ہو تو خدا را اس کے بعد ان کوششوں پر پانی نہ پھیرو' اس نخل اصلاح کو خون پسینہ سے سینچا گیا' اس کی خاطر اپنے خاندانوں اور عزت و ناموس کی بازی لگا دی گئی' دنیا کے تمام مفادات سے آنکھیں بند کر لی گئیں' ایک ہی حقیقت کو یاد کیا گیا کہ زمین پر آدمیوں کو آدمیوں کی طرح اور خدا کے بندوں کی طرح رہنا سکھایا جائے' جس طرح کہ تسبیح کے دانوں کو تسبیح میں یا ہار کے موتیوں کو ہار میں گوندھ دیا جاتا ہے' اسی طرح نسل انسانی کے افراد کو اخوت انسانی کے دھاگے میں پرو دیا گیا ہے: "کلکم من آدم' وآدم من تراب" (اے انسانو! تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے) خدا کے لئے اس دھاگہ کو نہ توڑو ورنہ یہ دانے بکھر جائیں گے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے اس مقولہ میں بڑا درد' اور دل کی تڑپ نظر آتی ہے' خدا کے پیغمبروں نے

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

صدیوں کے عمل میں انسان کو انسانیت کا سبق پڑھایا اور انسان بن کر رہنا سکھایا' انہوں نے کہا کہ تمہاری یہ تعریف نہیں کہ مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرو' چڑیوں کی طرح ہوا میں اڑو' شیر کی طرح دھاڑو اور بھیڑیے کی طرح پھاڑو' تمہاری تعریف یہ ہے کہ خدا کے بندوں کی طرح خدا کی زمین پر چلو' زمین خدا کی' تم خدا کے' پھر سرکشی کہاں سے آئی؟ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ: "ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا (زمین کے درست ہو جانے کے بعد اس میں بگاڑ نہ پیدا کرو)" "اصلاح" لفظ متعدی ہے۔ اصلاح کے لئے ایک مصلح چاہئے' دعوت چاہئے' جدوجہد چاہئے' توفیق الٰہی چاہئے' اس لفظ میں سب چیزیں آ گئیں' نبوت کی تاریخ آ گئی' جب خدا کے پیغمبروں اور انسانیت کے چارہ سازوں نے اپنی مبارک کوششوں سے اس خطۂ ارض کو جنت کا نمونہ بنا دیا' یہاں انسان' انسان پر جان دینے کے لئے تیار ہو گئے' رہزن پاسبان اور درندے نگہبان بن گئے' ایثار و قربانی کے ایسے نمونے دنیا کے سامنے آئے کہ اگر تاریخ کی معتبر شہادت اور شہرت و تواتر نہ ہو تو ان کا یقین کرنا ممکن نہیں تھا۔ خلافتِ عہد خلافتِ راشدہ میں ایک جنگ کے موقع پر ایک زخمی مسلمان کا جو جاں کنی میں مبتلا تھا اور اس کا بھائی اس کو پانی کی چھاگل پیش کر رہا تھا' دوسرے زخمی مسلمان کی طرف اشارہ کرتا کہ پہلے اس کو پانی پلاؤ اور ہاتھ منہ دھوؤ' دوسرے زخمی اس کا تیسرے کی طرف اشارہ کرتا اور اس سلسلہ کا اسی طرح جاری رہنا' یہاں تک کہ باری باری سب نے جان دے دی اور پانی اسی طرح رکھا رہا۔ (کتاب تاریخ و مغازی)

خدا کی نگاہ میں بڑا جرم' اور خدا کے پیغمبروں اور مصلحین کی نگاہ میں بڑا ظلم یہ ہے کہ کسی معاشرہ کو' جس کے ہر فرد کی قسمت دوسرے فرد سے وابستہ ہے' اپنے ذاتی مفاد اور کوتاہ نظری کی بنا پر زیر و زبر کر دیا جائے۔ اگر کوئی خرابی کسی معاشرہ (سوسائٹی) یا ملک میں پیدا ہو اور آدمی یہ سمجھے کہ ہماری بلا سے' ہمارا کیا بگڑتا ہے' فلاں محلہ میں' فلاں برادری میں' شہر کے فلاں حصے میں' ملک کی ایک ریاست میں اگر آدمی آدمی کو مار رہا ہے' لوگوں کے گھر جلائے جا رہے ہیں' اکا دکا مسافر کو چھرا گھونپا جا رہا ہے' تو کیا حرج ہے؟ ہمارے محدود حلقہ میں تو کوئی بات نہیں' اس صورت حال اور اس طرز فکر کا جو نتیجہ ہو گا اس کی

ختم نبوۃ

مثال مجھے اصلاحی ادب ہی میں نہیں ادبیات انسانی میں اس سے بہتر نہیں ملی' جو ایک صحیح حدیث میں دی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کشتی پر مسافر سوار ہیں' اس میں دو طبقے ہیں' ایک بالائی' ایک زیریں (یہ بھی اعجاز نبوی ہے' جہاں تک مجھے معلوم ہے اس وقت کشتی رانی کے فن نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ اس میں فرسٹ کلاس اور ڈیک کلاس ہوں اور اگر یہ ترقی ہو چکی ہوتی تو کم سے کم جزیرۃ العرب' جس میں دریا نہ ہونے کے برابر ہیں اور حجاز کا خطہ اس سے اور بھی ناآشنا تھا) کچھ مسافر اوپر کے طبقہ میں ہیں' جن کو ہم بالانشین کہہ سکتے ہیں' کچھ حصۂ زیریں کے لوگ ہیں جو عام طور پر غریب غرباء ہوتے ہیں' میٹھے پانی کا انتظام اوپر کیا گیا ہے' اپر کلاس والوں کی رعایت بھی ذرا زیادہ کی جاتی ہے' نیچے والے مجبور ہیں کہ پانی لینے کے لئے اوپر جائیں' وہاں سے پانی لے کر آتے ہیں۔ پانی کی فطرت ہے کہ اچھلتا ہے' پھر کشتی خود ایک متحرک چیز ہے' ڈانواں ڈول ہو جاتی ہے لوگوں کی ہزار احتیاطوں کے باوجود پانی چھلکتا ہے' پانی پہچانتا نہیں کہ یہ فلاں امیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں' یہ فلاں نواب صاحب کے کپڑے پھیلے ہوئے ہیں' ایک مرتبہ ہوا' دو مرتبہ ہوا' چار مرتبہ ہوا' آخر میں اپر کلاس کے ان مسافروں سے برداشت نہیں ہو سکا اور انہوں نے کہا کہ صاحب! یہ تماشہ ہم نہیں دیکھ سکتے' پانی یہ لے جائیں اور پریشان ہم ہوں؟ ہم پانی نہیں لے جانے دیں گے اپنا انتظام کرو' نیچے والوں نے کہا کہ پانی کے بغیر تو گزارا نہیں اب اگر ہم اوپر سے نہیں لا سکتے تو ہم نیچے ہی سوراخ کر لیتے ہیں' بیٹھے ہی بیٹھے اپنے برتنوں میں پانی بھر لیا کریں گے اب ہمیں منت کش غیر نہیں ہونا پڑے گا اور کسی کی ناز برداری نہیں کرنی پڑے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان بالانشینوں کی عقل پر پتھر نہیں پڑے ہیں' ان کی شامت نہیں آئی ہے تو وہ خوشامد کریں گے' ہاتھ پکڑیں گے اور کہیں گے کہ نہیں بھائی تم اوپر ہی سے پانی لے جاؤ' لیکن خدا کے لئے یہ غضب نہ کرو کہ نیچے ہی سوراخ کر لو اس لئے کہ کشتی ڈوبے گی' تو پھر سب کو لے کر ڈوبے گی نہ اپر کلاس والے بچیں گے نہ لوئر کلاس والے۔

ہم کو آپ کو سب کو بظاہر اس ملک میں زندگی گزارنی ہے' لیکن یہ تمدن انسانی یا معاشرۂ انسانی کی کشتی ہے' اور ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں' اگر ہم نے خود غرضی سے کام لیا اور اپنے اپنے گھر میں میٹھے پانی کا انتظام سوچ لیا تو پھر خیریت نہیں' وہ میٹھا پانی کیا ہے؟ یہ کہ ہماری غرض پوری ہو جائے' ہمارا کام نکل جائے' پھر ہمیں دوسرے سے مطلب نہیں' یہ کشتی میں سوراخ کرنے کے مترادف ہے' آج ہمارے ملک کی کشتی میں کتنے سوراخ کئے جا رہے ہیں' ہر شخص اپنی محدود غرض کو دیکھتا ہے' اس نے دوسروں کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں' اور اس حقیقت کو بھلا دیا ہے کہ اس کا اجتماعیت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ ساری دنیا کا روگ یہی ہے۔

اس وقت مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کھڑے ہوں اور ملک کو تباہ ہونے سے بچائیں' یہ تنہا حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے' اس کے ساتھ بیسیوں انجمنیں اور سیاسی مصلحتیں لگی ہوئی ہیں۔ قرآن کی روشنی میں یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ دین کے سچے داعیوں' انسانیت کے بہی خواہوں اور ملک و معاشرہ کے مخلص معماروں کی محنتوں پر پانی نہ پھرنے دیجئے "ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا" کا پیغام دیتے رہئے' خدا کے یہاں آپ سے سوال ہو گا کہ تمہارے ہوتے ہوئے یہ ملک کیسے تباہ ہوا؟ تمہیں ایسا کردار اور نمونہ پیش کرنا چاہئے تھا کہ لوگ سمجھتے کہ پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا' عہدہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا' عزت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔ خدا کا خوف اصل چیز ہے' پھر محبت اور ہمدردیٔ خلائق۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ یہ نمونہ دکھا کر محبوبیت کا مقام حاصل کر لیں گے۔ (قرآنی افادات)

جانوروں کو گالی دینے کی ممانعت

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنیؒ

اسلام پاکیزہ دین ہے' اس میں جانوروں کو گالی دینے تک کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو چیچڑی نے کاٹ لیا (یہ جوں سے ذرا بڑا ایک جانور ہوتا ہے جو اونٹ وغیرہ کے جسم میں ہوتا ہے) اس شخص نے چیچڑی کو گالی دے دی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو گالی نہ دے کیونکہ اس نے اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی کو نماز کے لئے جگایا تھا۔" (جمع الفوائد)

فائدہ : لفظ "سب" کا ترجمہ جگہ جگہ ہم نے گالی دینے سے کیا ہے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ فحش اور بازاری گالی دی جائے تو وہی گالی ہے بلکہ کسی کو کسی بھی طرح برے لفظوں سے یاد کرنا گالی میں شامل ہے۔ اس بات کو خوب سمجھ لیں۔ اگر ماں' بہن کی گالی نہ دی بلکہ بے ہودہ' گدھا' کمینہ کہہ دیا تو یہ بھی ان احادیث کے مفہوم میں آ جاتا ہے جن میں سب وشتم کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

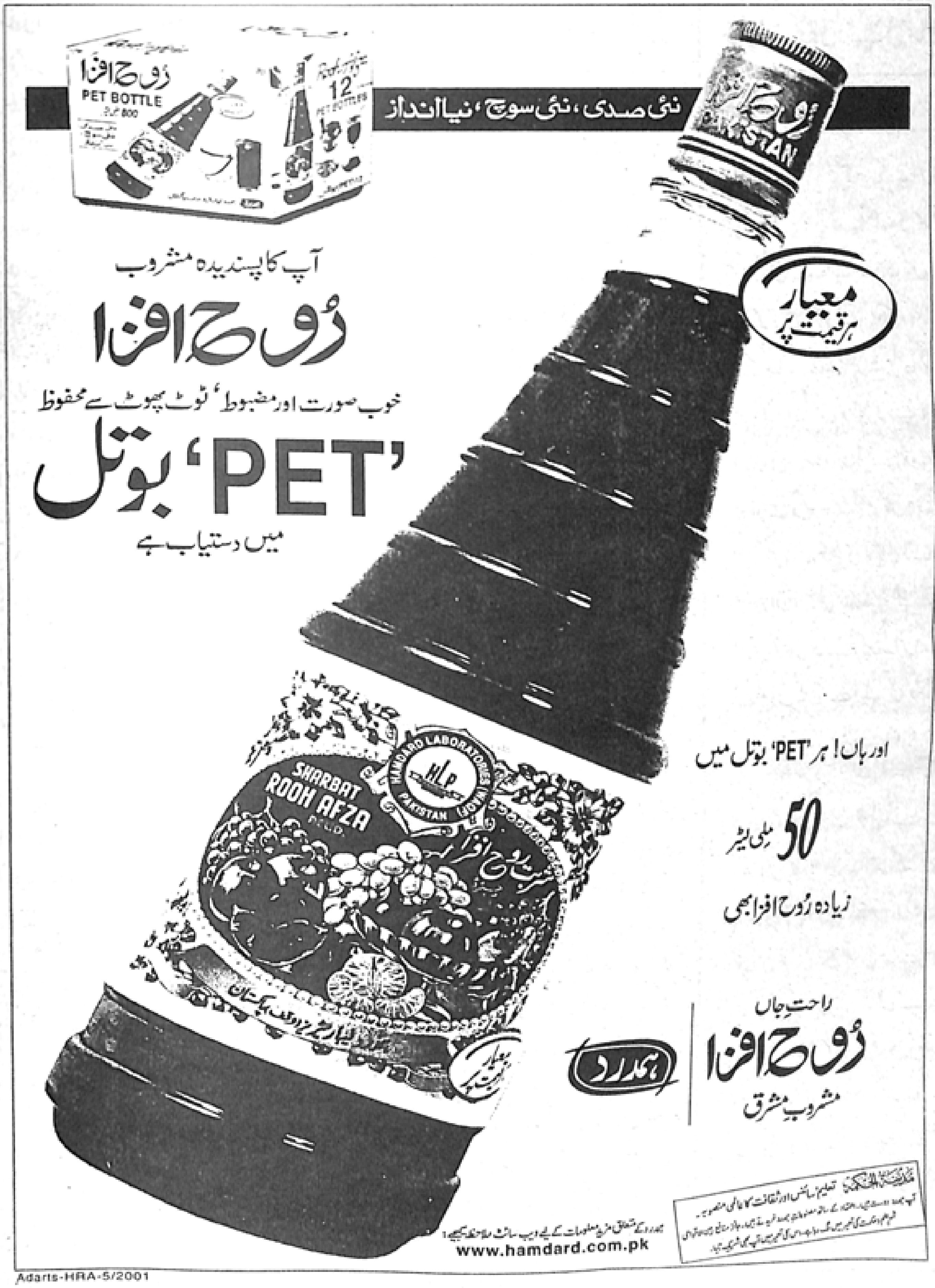
نئی صدی، نئی سوچ، نیا انداز
رُوح افزا
PET BOTTLE
12
آپ کا پسندیدہ مشروب
رُوح افزا
خوب صورت اور مضبوط، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ
'PET' بوتل
میں دستیاب ہے
معیار ہر قیمت پر
SHARBAT ROOH AFZA
HAMDARD LABORATORIES PAKISTAN
اور ہاں! ہر 'PET' بوتل میں
50 ملی لیٹر
زیادہ رُوح افزا بھی
راحتِ جاں
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد
www.hamdard.com.pk
Adarts-HRA-5/2001

ختم نبوۃ

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں

مسیح علیہ السلام کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں:

گرمی کا موسم ہے' جون کا مہینہ ہے' موسم گرما اپنے عالم شباب میں ہے' گرمی کی بڑی شدت ہے' شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہان سنگھ کے قریب ایک کوچے میں قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے' ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے' ایک مرزائی ہے' اس کا مدمقابل ایک اہل سنت ہے' چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں' گفتگو میں تلخی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے' زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں نازل ہوں گے یا ملک شام میں؟ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ہندوستان میں ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی موعود مسیح موعود ہیں۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام ملک شام میں نازل ہوں گے' مرزائی نے جو دلائل دعوے کے اثبات میں پیش کئے ہیں اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

مرزائی:

۱:.....اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے' مشرقی جانب مخصوص ہے:"ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم" عیسیٰ کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا ہے۔ پس عیسیٰ بھی ہند میں نازل ہوگا۔

۲:...... (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ اور باب غزوۃ الہند میں) امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا:"وعصابۃ معہ عیسیٰ ابن مریم" اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔

۳:.....تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئی "لیظہرہ علی الدین کلہ" کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب کا نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے' اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

۴:.....دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے' پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہئے۔

۵:.....پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار میں ہے' اس میں صاف لکھا ہے:"یخرج المہدی من قریۃ یقال لہ قدہ" یعنی قادیان' اور یہ دمشق کی مشرق میں بھی ہے۔

نوٹ: یہ مضمون قادیان (کے رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۷ شمارہ ۷ ص ۲۹۹' ۳۰۰' ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۲۴) پر ہے۔

جواب اہل سنت:

مرزائی کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں بیان کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ملک شام میں ہوں گے' ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے:

دلیل:...... "حضرت مجمع بن جاریہؓ صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کرے گا۔" (سنن ترمذی شریف ج ۲ ص ۴۸ باب ماجاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال اور کتاب جائزۃ الشعوذی شرح سنن ترمذی ج ۳ ص ۱۱۱)

ب:...... (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۱' سنن ابن ماجہ ص ۲۹۷ باب فتنۃ الدجال پر) حضرت نواسؓ بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے:

"مسیح علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے' اس کو پاویں گے باب لد پر' پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔"

نوٹ:"لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔"

(نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱' جائزۃ الشعوذی ج ۲ ص ۱۱۰' رفع الحاجۃ عن سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۴۸' مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۱۸۸۱۹' اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۵۰' مظاہر حق ج ۴ ص ۳۵۷)

مجمع البحار جلد ۴ ص ۹۰ باب لد' قاموس جلد اول ص ۳۲۸ تاج العروس ج ۲ ص ۴۹۳ منتہی الارب ج ۴ ص ۱۰۸ لسان العرب ج ۴ ص ۳۹۶)

نوٹ: ''حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے' اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔'' (مرزا قادیانی کی کتاب خزائن ص ۲۰۹ ج ۳' ازالہ اوہام ص ۲۲۰)

دلیل:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا' یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا' پھر فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ ہلاک ہوگا۔'' (مشکوٰۃ ص ۴۷۵ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال فصل اول' مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۲۰۳' اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۵۷' مظاہر حق ج ۴ ص ۳۶۲)

''اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔'' (عسل مصفی حصہ دوم ص ۱۷۶)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' اس حال میں کہ میں رو رہی تھی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کس چیز نے تجھے رلایا؟ میں نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے دجال کا ذکر پایا' پس میں رو پڑی' حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دجال نے خروج کیا میری زندگی میں' تو میں تمہاری طرف سے اس کو کافی ہوں گا' اور اگر اس نے خروج کیا میرے بعد تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں' دجال شہر اصفہان کے یہود سے خروج کرے گا' یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کی طرف آئے گا' اور اس کے قریب کسی جگہ ٹھہرے گا' اس روز مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر راستے پر دو فرشتے ہوں گے' پس دجال کی طرف شریر لوگ نکلیں گے یہاں تک کہ دجال ملک شام میں آئے گا' فلسطین میں مقام لد کے دروازے پر' ابوداؤد نے کہا فلسطین میں آئے گا لد مقام پر' پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے' امام ہوں گے عادل اور حاکم ہوں گے انصاف کرنے والے۔''

دلیل:...... ''عرب میں اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے' ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا' ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھاویں' لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی' خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھاوے گا۔ جب نماز سے فارغ ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہاں پر دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی' جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماویں گے: میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے' تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔'' (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸ باب فتنۃ الدجال اور رفع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ ج سوم ص ۳۲۸ پر حضرت ابوامامۃ الباہلیؓ سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے' جس کا ایک حصہ یوں ہے)

نوٹ: اس حدیث نبوی نے تو مرزا قادیانی کی مسیحیت اور باطلہ تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل:...... حضرت قتادہؒ تابعی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے۔ اس جگہ لوگ جمع ہوں گے' اور اس جگہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اسی جگہ اللہ تعالیٰ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔ (تفسیر ابن جریر ج ۱۷ ص ۳۱)

عرض حبیب:

۱:...... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا' ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔

۲:...... پہلی دفعہ یہود نامسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا' دوبارہ آپ تشریف لاکر یہود کو اور دجال کو قتل کریں گے۔

۳:...... پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تلوار نہیں اٹھائی' اب آکر تلوار اٹھائیں گے' دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔

۴:...... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام نے شادی نہیں کی تھی اب آکر شادی کریں گے۔ (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

۵:...... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام کی اولاد نہ تھی' اب اولاد ہوگی۔

۶:...... پہلی بار آپ علیہ السلام حکومت و سلطنت نہ کی تھی' اب حکومت کریں گے۔ (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۶)

۷:...... پہلی بار آپؑ نے انجیل پر عمل کیا تھا' جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں گے۔

۸:...... دین اسلام پھیلائیں گے۔

ختم نبوۃ

۹:...... پولس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹائیں گے۔

۱۰:...... بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ (صحیح مسلم ومسند احمد)

۱۱:...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔ (رسالہ اشتباہ الاذکیا ص ۲'۵' حج الکرامہ ص ۴۲۹)

۱۲:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حج الکرامہ ص ۴۲۹' ۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب:

(الف)...... سورۂ آل عمران کی آیت مقدسہ: "ان مثل عیسیٰ عندالله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون" میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدم کی سی پیش کی گئی ہے' یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ و بن ماں۔ اس آیت میں کسی مثیل مسیح کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(ب)...... سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوۂ ہند ص ۳۹۶ اور کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ کے حوالے سے جو روایت پیش کی گئی ہے۔ اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام ہند میں ہوگا۔ البتہ کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ اور حج الکرامہ کے ص ۳۴۳ کے حوالے سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے' اس کے الفاظ: "فیجدون ابن مریم بالشام" صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن مریم علیہا السلام ملک شام میں ہوں گے۔

(ج)...... شہر لندن میں بھی ہر فرقے' ہر ملک' ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

(د)...... (مشکوٰۃ شریف مترجم ج ۴ ص ۱۱۸ پر) حضرت ابوبکرؓ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا' مگر نصاریٰ یورپ (پادری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشیاء کے مغرب میں ہے۔

(ہ)...... کتاب جواہر الاسرار حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے کامل میں یہ روایت لکھی ہے: "یخرج المهدی من قریة بالیمن یقال لها کرعة" مگر اس روایت میں ایک راوی عبدالوہاب ضحاک ہے جس کو ابو حاتم نے جھوٹا کہا۔ نسائی وغیرہ نے متروک کہا دارقطنی نے منکر الحدیث کہا۔ (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰' ۱۶۱)

کتاب فصل خطاب قلمی' غایت المقصود ج ۱ ص ۱۶۴' ۱۶۵ حج الکرامہ ص ۳۵۸ پر بحوالہ دلائل النبوت لفظ "کرعہ" لکھا ہے لفظ قدۂ' کدۂ' کدیۂ' کدعۂ صحیح نہیں ہے بلکہ لفظ کرعہ ہے۔ (نیز دیکھو احوال الآخرت حافظ محمد صاحب ص ۲۳)

مرزا غلام احمد قادیانی مثیل مسیح نہیں'

مرزا قادیانی کا دعویٰ:

"وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۶۸۲ خزائن ص ۴۶۸ ج ۳)

"سو مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ یہی عاجز ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۸۶ خزائن ص ۴۷۰ ج ۳)

دعویٰ کی تشریح:

"اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۱' مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۱ ج ۱' کتاب غسل مصفی ج ۲ ص ۶۲۸ پر بحوالہ اشتہار مورخہ ۱۲/ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مشابہت تامہ:

۱:...... مرزا غلام احمد نے لکھا:

"اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔"

(براہین احمدیہ ص ۴۹۹ حاشیہ خزائن ص ۵۹۳ ج ۱)

۲:...... "اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۴۹ خزائن ص ۵۳ ج ۱۹)

اقول: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے مشابہت تامہ نہیں ہے اور مرزا قادیانی حضرت مسیح ناصری کے مثیل نہ تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے ثابت ہوتا ہے:

(۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۶۹ خزائن ص ۴۶۱ ج ۳)

مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔

(کشف الغطاء ص ۲' خزائن ص ۱۷۹ ج ۱۴)

(۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام نے مہد میں باتیں کیں۔

(تریاق القلوب ص ۴۱ خزائن ص ۲۱۷ ج ۱۵)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے مہد میں باتیں نہیں کیں۔

(۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی بیوی نہیں تھی۔

(رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۳۲)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کی شادی ہوئی تھی اور اس کی دو بیویاں تھیں۔

(۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت

مسیح علیہ السلام کی کوئی آل و اولاد نہ تھی۔

(تریاق القلوب ص۹۹ حاشیہ خزائن ص۳۶۳ ج۱۵)

"بودن عیسیٰ بے پدر و بے فرزندان"

(مواہب الرحمن ص۷۰ خزائن ص۲۹۵ ج۱۹)

مرزائی قادیانی: مرزا قادیانی کے ہاں کئی لڑکے اور لڑکیاں ہوئی ہیں۔

(۵) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

(کشتی نوح ص۶۵ حاشیہ خزائن ص۷۱ ج۱۹)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی شراب نہ پیا کرتے تھے نہ کسی بیماری کی وجہ سے نہ کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔ (بلکہ تقویت......؟)

(۶) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔

(ست بچن ص۱۷۱ حاشیہ خزائن ص۲۹۵ ج۱۰)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو مرگی کی بیماری نہ تھی۔

(۷) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح مسمریزم میں مشق کرتے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۱۲ حاشیہ خزائن ص۲۵۹ ج۳)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو مسمریزم نہ آتا تھا بلکہ آپ اس عمل کو قابل نفرت اور مکروہ سمجھتے تھے۔ (ازالہ اوہام ص۳۰۹ حاشیہ خزائن ص۲۵۸ ج۳)

(۸) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳/۱/۲ سال کی عمر میں پھانسی پر چڑھائے گئے تھے۔

(تحفہ گولڑویہ طبع ثانی ص۲۱۰ خزائن ص۳۱۱ ج۱۷)

مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا تھا۔

(۹) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے البتہ بے ہوش ہوگئے تھے اور مرہم عیسیٰ سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔ (مسیح ہندوستان میں ص۵۳،۵۴ خزائن ص۵۶،۵۴ ج۱۵)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہ آئے تھے۔

(۱۰) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: کتاب مسیح ہندوستان میں ص۵۳ پر ہے کہ مسیح علیہ السلام نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے اور ص ۶۵،۶۸ کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد شام سے نکل کر ملک عراق، عرب، ایران، افغانستان، پنجاب، بنارس، نیپال، کشمیر کا سفر کیا تھا۔

(خلاصہ خزائن ص۵۳،۷۰ ج۱۵)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے بٹالہ، گورداسپور، سیالکوٹ، جہلم، امرتسر، لاہور، ہوشیارپور، جالندھر، دہلی، علی گڑھ، لدھیانہ وغیرہ مقامات کا سفر کیا یا یوں کہو کہ صوبہ پنجاب اور یوپی کے باہر نہ نکلے۔ یہ مرزا قادیانی کی سیاحت ہے۔

(۱۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہوسکتی ہے، عیسیٰ علیہ السلام سب سے اول نمبر پر ہیں۔

(نصرۃ الحق ص۳۵ خزائن ص۵۸ ج۲۱)

مرزا قادیانی: لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کرلیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۶،۹۵ خزائن ص۹۵،۹۶ ج۲۱)

(۱۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مسیح ناصری نے کبھی یہ اقرار نہ کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

مرزا قادیانی: مرزا نے اقرار کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ (اخبار بدر مورخہ ۷/ جون ۱۹۰۶ء ص۵ اور رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص۵)

(۱۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نبی اللہ اور رسول اللہ کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی نہ پیش آیا تھا۔

مرزا قادیانی: مرزا بشیر احمد مرزائی ایم اے نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کو مرض ہسٹریا کا دورہ پڑا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۳ روایت نمبر۱۹)

(۱۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ذات مبارک ان تمام امراض سے پاک وصاف تھی۔

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق تھا۔

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص۲۶)

(۱۵) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے کبھی ایسا نہ فرمایا تھا۔

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے اپنی نسبت لکھا ہے کہ حافظہ اچھا نہیں۔

ختم نبوۃ

یاد نہیں رہا۔

(تحفہ دعوت ص ۷۱ خزائن ص ۴۳۹ ج ۱۹ حاشیہ)

(۱۶) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام توام نہیں تھا۔

(نزول المسیح ص ۱۲۷ خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

مرزا قادیانی: میں آدم کی طرح توام ہوں۔

(نزول المسیح ص ۱۲۷ خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

(۱۷) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں محض جمالی رنگ تھا۔

(نزول المسیح ص ۱۲۷ خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

مرزا قادیانی: آدم کی طرح میں جمالی اور جلالی دونوں رنگ رکھتا ہوں۔

(نزول المسیح ص ۱۲۷ خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

(۱۸) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔

(کتاب ایام الصلح ص ۱۴۷ خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

مرزا قادیانی: میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔

(ایام الصلح ص ۱۴۷ خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

(۱۹) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ برس ہوئی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰ خزائن ص ۳۱۱ ج ۱۷)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس شمسی حساب سے تھی۔

(کتاب نور الدین ص ۱۷۱ سطر ۱۹)

(۲۰) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: پارہ اول قرآن مجید مع ترجمہ اردو و فوائد تفسیریہ ص ۱۸۴ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں۔

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی غیر تشریعی امتی نبی ہیں۔ (حقیقت النبوۃ ص ۱۱۱)

(۲۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح علیہ السلام ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے۔

(حقیقت النبوۃ ص ۱۳۷)

مرزا قادیانی: اور حضرت مسیح محمدی (یعنی مرزا قادیانی) نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔ (حقیقت النبوۃ ص ۱۳۷)

(۲۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے بھی یہی نکلا کہ میں اسرائیل کی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔

(چشمہ معرفت ص ۶۸ خزائن ص ۷۶ ج ۲۳)

مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کا الہام ہے: "قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (حقیقت النبوۃ ص ۱۹۹، ۲۰۰)

(۲۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بنا لیتے (یعنی زمین پر ہی بلا بستر کے لیٹ رہتے) پھر فرماتے کہ نہ تو میرا گھر ہے کہ جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا غم ہو۔

(عسل مصفی حصہ اول ص ۱۹۱، ۱۹۲)

مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ حالت نہ تھی، کئی بیویاں تھیں، کئی بچے تھے قریباً تین لاکھ روپے کی آپ کو آمدنی ہوئی تھی۔ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ص ۲۲۱ ج ۲۲)

(۲۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ۱۴ ویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۷۸ خزائن ص ۴۶۴ ج ۳)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی سے چھ سو برس پہلے گزرے ہیں۔

(راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۴)

مطلب یہ نکلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولہویں صدی میں ہوئے ہیں۔

مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۲۶۰ھ میں ہوئی تھی۔

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴)

دعویٰ مسیحیت ۱۳۰۸ھ میں کیا اور وفات ۱۳۲۶ھ میں ہوئی۔

☆☆..........☆☆

الراعی حج اور عمرہ گروپ

ہمیشہ کی طرح خدمت میں پیش پیش

ریگولر/اسپانسرشپ/اوپن حج اسکیم کے تحت ذاتی/حکومت کی رہائش

وزارۃ الحج جدہ سعودی عرب سے ویزہ کی منظوری
سعودی سفارت خانہ پاکستان سے ویزہ کی تصدیق
ہوائی سفر کے لیے رعایتی ٹکٹ
سعودی سفارت خانہ پاکستان سے ویزہ کا اجراء
جدہ ایئرپورٹ پر استقبال اور فراہمی ٹرانسپورٹ
مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام

حفاظ، علماء، مدرسین اور طلباء کے لئے با منافع خدمات

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2010

ارائیں برادری نئے لئے منافع میں 50% رعایت

اندرون/بیرون ملک ہوائی سفر کے لئے رعایتی ٹکٹ

الراعی ٹریول

دوسری منزل، 733-سی، سینٹرل کمرشل ایریا، نزد طارق سینٹر، طارق روڈ،
بلاک نمبر2، پی ای سی ایچ ایس، پوسٹ بکس نمبر 8930، کراچی-75400
ای میل: alraeetravel@hotmail.com فیکس: 452 8934
موبائل: 0300-820 7720 فون: 438 5742 / 453 8539

تفصیلات کے لئے جوابی لفافہ ارسال کریں

ختم نبوۃ

اسلام میں عورت کا مقام

مولانا سید زوار حسین شاہؒ

اسلام سے قبل عورت کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ ایام جاہلیت میں عورت کو جانوروں سے بدتر سمجھا جاتا تھا اور اس کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا جاتا تھا اگر اس کا تصور بھی کیا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قدیم زمانے میں مال واسباب اور چوپایوں کی طرف عورتوں کی خریداری ہوتی تھی' انہیں کسی چیز کی ملکیت کا حق حاصل نہیں تھا' ان کی حیثیت کنیزوں اور باندیوں کی سی تھی حتی کہ شوہر کے مرنے کے بعد بھی وہ میراث میں وارثوں کے حصہ میں آتی تھیں۔ سب سے عجیب بات یہ تھی کہ عورت کو نجس حیوان اور ذلیل مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ بعض قبائل میں تو لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیتے تھے۔ بعض مذاہب والے اسے جنت میں داخل ہونے کے لائق نہیں سمجھتے تھے' بعض مذاہب میں اس کو تعلیم سے بے بہرہ رکھا جاتا تھا' بعض قومیں عورتوں کو جانوروں کی طرح مقید رکھتی تھیں' بعض قوموں میں باپ بیٹی کو فروخت کر سکتا تھا۔ غرضیکہ اس دور میں عورت کی کوئی قیمت نہیں تھی' لیکن اسلام نے ظاہر ہوتے ہی عورتوں کو ایسے مساوی حقوق عطا فرمائے جو کسی مذہب اور کسی قوم نے نہیں دیئے تھے۔ قرآن حکیم اور احادیث نبویؐ میں مرد و عورت کے حقوق پر کثرت سے احکام وارد ہوئے ہیں اور تمام احکام میں مرد و زن کو یکساں طور پر مخاطب فرمایا ہے' اور ان چند احکام و فرائض کے سوا جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور کسی حکم میں مرد و عورت میں کوئی فرق روا نہیں رکھا' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تم عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کی زندگی بسر کرو۔" (النساء)

حدیث شریف میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عورتوں کی عزت وہی شخص کرتا ہے جو شریف النفس ہوتا ہے اور ان کی توہین وہی شخص کرتا ہے جو کمینہ ہوتا ہے۔"

بعض قوموں اور مذاہب کا عورتوں کے متعلق یہ فیصلہ ہے کہ عورتوں کا دین و ایمان صحیح نہیں ہوتا اور ان کی روحیں فانی ہوتی ہیں' مرنے کے بعد وہ بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہیں' اس لئے وہ مومنوں کے ساتھ بہشت میں داخل نہیں ہوں گی' قرآن کریم ان کے اس نظریے کی تردید فرماتے ہوئے انہیں بھی مردوں کی طرح نیک کام کر کے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دیتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے:

"یعنی مرد اور عورت میں سے جو کوئی نیک کام کرے اگر وہ مومن ہے تو مرد و عورت جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔" (النساء)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن میں نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" (النساء)

عورت کی حیثیت پر غور کیا جائے تو اصول کے اعتبار سے اس کی تین حیثیتیں نمایاں طور پر سامنے آتی ہیں یعنی عورت یا ماں ہے یا بیوی ہے یا بیٹی ہے اور فروع کے اعتبار سے وہ بہن یا بھانجی یا بھتیجی وغیرہ قریبی رشتہ رکھتی ہے۔ اسلام نے اس کی حیثیت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے حقوق کی حفاظت فرمائی ہے۔ چنانچہ ماں کی حیثیت سے عورت کو سب سے بڑا مقام دیا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ اپنے حق کے ساتھ والدین کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا ہے' جیسا کہ ایک جگہ ارشاد ہے:

"تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم ان کو "ہوں" تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرو یعنی ان کی بزرگی اور اپنی فرزندی کا ہر وقت خیال رکھو۔" (الاسراء)

اسلام نے ماں کا حق باپ سے فائق قرار دیا ہے' حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ماں سب سے زیادہ حق دار ہے' اس شخص نے عرض کیا پھر کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تمہاری ماں' اس نے پھر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

عرض کیا کہ پھر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تمہارا باپ حق دار ہے۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے' اس حدیث میں ماں کے حق کو باپ کے حق سے دو چند ظاہر فرمایا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

"اور ہم نے انسانوں کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں اس کو کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے زمانۂ حمل میں اٹھائے اٹھائے پھری اور پھر اس کی پیدائش کے وقت بے حد تکلیف برداشت کی اور حمل کے شروع سے دودھ چھڑانے کی مدت تک جو کہ تیس مہینے ہے (جس میں حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت یعنی دو سال شامل ہے) کس قدر تکلیف سے اس کو رکھا ہے۔"

(الاحقاف)

اس ارشاد خداوندی میں اس بات کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ ماں تمہاری خصوصی خدمت واطاعت کی زیادہ حق دار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے یعنی ماں کی خدمت واطاعت سے جنت ملے گی۔

عورت کی ایک حیثیت بیوی ہونے کی ہے۔ قرآن حکیم نے زوجین کے تعلقات کو اجتماعی زندگی کے لئے بنیادی اہمیت دی ہے اور ان تعلقات کو برقرار رکھنے کی سخت تاکید فرمائی ہے' مرد وعورت کے اجتماعی حقوق کی وضاحت فرماتے ہوئے دونوں کے حقوق کا تحفظ کیا ہے اور دونوں کے درمیان انصاف کی تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ:

"یعنی عورتوں کے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔" (البقرہ)

اگر عورت کی حیثیت گھر کی ملکہ کی ہے تو مرد کی حیثیت اس گھر کے بادشاہ کی ہے' اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فوقیت دی اور یہ اس لئے ہے کہ گھر میں ایک فرد سردار اور ذمہ دار ہو' اس کی صوابدید سے گھر کا نظم ونسق قائم رہے اور اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں' دوسری جگہ اور واضح طور پر ارشاد فرمایا:

"مرد عورتوں پر سردار و نگراں ہیں۔"

(النساء)

اور یہ ارشاد اس لئے ہے کہ خانگی زندگی بھی ایک منظم ادارہ ہے' جس کے استحکام پر پورے معاشرے کی تعمیر موقوف ہے اور اس ادارہ کو نظم ونسق کے ساتھ چلانے کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے۔ مرد کو جو یہ مقام و درجہ حاصل ہے یہ ایک وجہ فطری ہے' کیونکہ مرد فطری طور پر عائلی نظام کو درست رکھنے اور نتیجہ خیز بنانے کی صلاحیت' قوت فیصلہ اور قوت اجراء عورت سے زیادہ رکھتا ہے' اس لئے اس کو یہ فضیلت بخشی گئی تاکہ خانگی معاملات میں اس کی رائے سب پر غالب ہو اور تمام خانگی کاروبار ایک منظم پروگرام کے تحت انجام پاتا رہے۔

دوسری وجہ اخلاقی ہے کیونکہ زندگی کا دارومدار مال پر ہے اور اکثر مرد ہی محنت اور کوشش سے مال کماتا ہے' اور اخلاقی طور پر رضا و رغبت کے ساتھ گھر والوں پر خرچ کرتا ہے' اس لئے بھی اس کو یہ فضیلت دی گئی ہے اس کو بیوی بچوں کے نان نفقہ کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے مگر یہ فضیلت مرد کو صرف گھریلو انتظام کے چلانے کے لئے دنیا میں دی گئی ہے لیکن آخرت میں مرد ہو یا عورت اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی زیادہ عزت والا ہے جو زیادہ متقی و پرہیزگار ہے' قرآن حکیم نے جس طرح عورتوں کو مردوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے' اطاعت گزار رہنے' امانت کی حفاظت کرنے' تعلقات کو اچھی طرح نباہنے وغیرہ کی ہدایت کی ہے' اسی طرح مردوں کو بھی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے' آپس میں صلح کے ساتھ رہنے' تحمل اور حسن ظن سے کام لینے' عفو و درگزر کی روش اختیار کرنے وغیرہ امور کی تاکید فرمائی ہے میراث میں عورتوں کے حصے مقرر فرمائے ہیں جن سے عورتوں کو ہمیشہ محروم رکھا گیا تھا اور آج کل بھی لوگ قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر عورتوں میراث کے حقوق سے محروم رکھتے ہیں جو بہت بڑا ظلم ہے۔

عورت کی ایک حیثیت بیٹی کی ہے' قرآن حکیم نے جس طرح اولاد پر والدین کے حقوق مقرر فرمائے ہیں جن کے ادا کئے بغیر ایسا معاشرہ ہرگز وجود میں نہیں آسکتا' جس سے فلاح و بہبود کی توقع کی جاسکے اسی طرح پر اولاد کے حقوق بھی مقرر فرمائے ہیں' لڑکوں کے حقوق کے ساتھ لڑکیوں کے حقوق بھی مقرر فرمائے اور ان کو معاشرہ میں عزت کا مقام بخشا' مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے لئے بھی علم حاصل کرنا ضروری قرار دیا' بیٹی کی پیدائش کو ایک نیک فال قرار دیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہاں بچی پیدا ہوئی اس نے اسے زمانہ جاہلیت کی طرح دفن نہیں کیا' اسے ذلیل نہ جانا اور لڑکوں کو اس پر ترجیح نہیں دی تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

اسی طرح اسلام نے بہن' بھانجی' بھتیجی' اور دیگر قرابت دار عورتوں بلکہ تمام عورتوں کے حقوق بھی مردوں کے ساتھ ساتھ مقرر فرمائے ہیں اور ان کی ادائیگی کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ عورتوں کو تمام قومی و سماجی کاموں میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے اور اس کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ غرضیکہ اسلام نے جور و ستم کی چکی میں پسنے والی اس صنف نازک کو پوری قوت کے ساتھ اپنی حمایت میں لے لیا ہے' ان کی ناموس کی قدر و قیمت کو زندہ کیا' ان کے حق میں بدکاری کے جتنے سرچشمے تھے ان سب کو بند کیا' ازدواجی زندگی کے آئین و قوانین کی تعلیم دے کر جنسی زندگی میں اعتدال و اخلاق کا پابند بنایا اور عورت کو بجائے لعنت کے رحمت و سکینت کا مظہر ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ محافظان حقوق انسانی کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مردوں' عورتوں بلکہ تمام مخلوق کے حقوق کی صحیح حفاظت کریں۔ (آمین)

یاد رفتگاں

نہ جانے آج تک یہ جانے والے ہیں کہاں جاتے
کھلی ہیں جب سے آنکھیں دیکھتے ہیں کارواں جاتے

کئی سالوں سے مسلسل مہینے' دو مہینے کے وقفوں سے اس عالم ناپائیدار سے اپنے محبوب اکابر علمأ وصلحأ کے جنازوں کو ملأ اعلیٰ کی طرف کوچ کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں' اس صدی عیسوی کی ابتداء میں امت کے بہت بڑے عالم' نمونہ اسلاف' حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ کے اس دار فانی سے اعلیٰ علیین کو منتقلی کی خبر پُرحزین سنی' اس کے چند ہی دنوں بعد محبوب العلماء' حضرت اقدس مولانا بدیع الزماں صاحب نور اللہ مرقدہ کا حادثہ انتقال دیکھنے اور سننے کو ملا۔ چند دنوں کے بعد حضرت اقدس شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے حادثہ فاجعہ کو امت کے کمزور و ناتواں دلوں نے انتہائی صبر و ضبط اور تحمل کے ساتھ برداشت کرکے رضا بالقضاء کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا۔

حال ہی میں گزرے ہوئے رمضان المبارک میں حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں اپنی غربت و عسرت میں گزری ہوئی مسافرت کو ختم کرکے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امت کو داغ مفارقت دے کر خود ابدی راحت و سکون کے گھر میں پہنچ گئے' کچھ ہی دنوں بعد حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی نور اللہ مرقدہ حیات جاودانی سے سرفراز ہوئے۔

اس قدر حادثات و اموات بزرگوں کی دیکھنے کے بعد اکابر کا یہ چمن سدا بہار اجڑا ہوا گلستان کا نمونہ پیش کرنے لگا ہے' بزرگوں کی صحبتوں اور محفلوں کی رونقوں کو دیکھنے کے لئے اور اس کی لذت کو دل میں سمونے کے لئے قلوب بے چین ہو رہے ہیں' آنکھیں اکابر کے دیدار کو' کان ان کی شیریں آوازوں کو ترس رہے ہیں' قال اللہ اور قال الرسول کی پُرکیف صداؤں سے کانوں میں جو شیرینی گھلا کرتی تھی وہ بے کیف آوازوں میں تبدیل ہوتی جارہی ہے' مدارس' مساجد اور خانقاہوں کی رونقیں ماند پڑتی

صاحبزادہ مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی

جارہی ہیں' غمگین اور شکستہ دل اکابر کی صحبتوں میں رحمت خداوندی کو لوٹنے والے قلوب بہادر شاہ ظفر کے اس قطعہ کو پڑھ پڑھ کر فضا کو مغموم کررہے ہیں:

لگتا نہیں ہے جی مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے اس عالم ناپائیدار میں
کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دل داغدار میں

مسلمان ہونے کے ناطے خاتم الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے صدقے میں رب تعالیٰ شانہ نے غم اور حزن میں امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم (کو جس طرح اور ہزاروں نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے ان ہی میں) صبر پر بھی اپنی رحمت کاملہ سے مشرف فرما کر شکستہ دل لوگوں کے لئے راحت و سکون کا سامان فرمایا ہے۔

اپنے پیارے اور عزیز کے بچھڑنے پر وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر رضا بالقضاء کے مقام اعلیٰ پر فائز ہو کے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت اور ہدایت یافتہ کی سند سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ حق تعالیٰ کے انعامات کے بھی کیا کہنے:

''رحمت حق بہانمے جوید بہانہ می جوید''
(اللہ تعالیٰ کی رحمت بہانہ مانگتی ہے قیمت نہیں)

اپنی ہی دی ہوئی چیز واپس لے کر اس پر بھی انعام و اکرام سے سرفراز فرما دیتا ہے' جیسا کہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

''ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطی
وکل شیء عندہ باجل مسمی''

ترجمہ: ''جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لیا وہ اسی کا ہے' جو اس نے عطا فرمایا وہ بھی اسی کا ہے' اور ہر چیز اس کے پاس ایک وقت مقررہ کے ساتھ ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات بے نیاز ذات ہے' اور ہمیں بزرگوں سے سننے کو ملا کہ بے نیاز ذات کو اس کے فیصلوں پر راضی ہو کر خوش کیا جاتا ہے' ناراض ہو کر' منہ چڑا کر' دل برداشتہ ہو کر' گلے شکوے کرکے اس کے فیصلوں پر اعتراض کرکے قضاء و قدر میں تبدیلی کرائی جاسکتی ہے اور نہ گمشدہ چیز واپس لی جاسکتی ہے۔ ہونا تو وہی ہے جو اس نے چاہتا ہے' وہ خود اپنے بارے میں قرآن حکیم میں ارشاد فرما چکا ہے:

''حق تعالیٰ شانہ کے کسی کام پر اس سے کوئی سوال نہیں کیا جاسکتا''۔

اور ہے بھی کون پوچھنے والا؟ اس کے فیصلوں میں رد وقدح کی گنجائش بھی نہیں ہے' آسمان وزمین اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں لیکن رب تعالیٰ کے فیصلوں میں ردو بدل نہیں ہوسکتا' لہٰذا حق تعالیٰ کے تکوینی اور تقدیری امور میں تسلیم وانقیاد' صبر وضبط اور رضا بالقضاء - ہی مسلمان کو رحمت کاملہ اور ہدایت تامہ سے سرخرو فرماسکتی ہے۔

علماً امت اور صلحاً کا اس تیزی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہونا علامات قیامت میں سے ہے' خاتم الانبیاً صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارکہ ہے:

"نیک لوگ یکے بعد دیگرے اٹھتے جائیں گے اور (انسانیت کی) تلچھٹ پیچھے رہ جائے گی جیسا کہ ردی جو اور کھجور رہ جاتے ہیں' حق تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔" (از شخصیات وتاثرات)

علماً کا دنیا سے رخصت ہونا درحقیقت علم دین کا دنیا سے اٹھ جانا ہے اور علم دین کی رخصتی کتابوں اور دینی وسائل کی کمی کا نام نہیں ہے بلکہ علماً ربانیین کا دنیا سے رخصت ہونا ہے' حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نوراللہ مرقدہ ایک حدیث شریف نقل فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

"ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بقاء انسانیت کا مدار دو چیزوں پر ہے' علم صحیح اور عمل صالح یہ دونوں چیزیں انسانیت کے بنیادی جوہر ہیں اور ان دونوں کی موت درحقیقت انسانیت کی موت ہے' جو حضرات علم وعمل کے جامع اور انسانیت کے اعلیٰ نمونہ ہیں ان کے بتدریج اٹھتے چلے جانے سے یہ دونوں چیزیں اٹھتی جارہی ہیں اور انسانیت بتدریج دم توڑ رہی ہے....الخ" (شخصیات وتاثرات ص:۱۱)

علماً ربانیین اور اولیاً امت کا اس دنیا سے رخصت ہونا ہی کچھ کم مصیبت نہیں ہے کہ ستم بالائے ستم یہ کہ ان کی جگہ پُر کرنے والا جانشین بھی کوئی نظر نہیں آتا' جس کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک ہو' جس کی صحبت میں بیٹھ کر اپنے دلوں کو منور کیا جائے' اور جن کی باتیں سن کر ایمان کو جلا بخشی جاسکے۔

خاتم الانبیاً صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے دن سے آج تک یہی ہوتا آرہا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دنیا سے تشریف لے گئے تو ان جیسا کوئی زمین وآسمان نے دوبارہ اس دنیا میں نہیں دیکھا' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شہادت سے سرفراز ہوکر دنیا سے رخصت ہوئے تو کائنات ان جیسے عادل کو تا ایں دم ترس رہی ہے۔ خلیفۂ ثالث' پیکر حیاً ووفا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرماکر حیات جاودانی سے سرفراز ہوکر دنیا سے تشریف لے گئے تو امت مسلمہ اور کل عالم ان جیسا حیاً اور وفا کا پیکر تلاش کرنے سے عاجز ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خارجیوں کے ہاتھوں شہادت ابدی سے سرخرو ہوکر امت مسلمہ کو تاقیامت یتیم ولاچار فرماگئے۔ یہ تو خلفاً اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جو عشرہ مبشرہ میں تھے اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف سے مشرف تھے' ان کی نظیر ومثیل تو ممکن ہی نہیں' لیکن امت کے دیگر طبقات میں بھی جو اکابر اور علماً اس دنیا سے تشریف لے گئے ان کی نظیر و بدل بھی دوبارہ نہیں پیدا کیا جاسکا۔ تابعین' تبع تابعین' ائمہ کرام' علماً عظام' صلحاً کرام اور ارباب قلوب آج تک جتنے بھی اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں دوبارہ عالم میں ان کی طرح کا کوئی نہ آیا۔ یہ جانے والے اپنے ساتھ اپنی برکات اور فیوضات بھی ساتھ ہی لے جاتے ہیں' خود تو جاتے ہی ہیں پسماندگان کے لئے اندھیرا بھی کرجاتے ہیں' ان کے دم اور وجود مسعود سے جو روشنی اور نور دنیا میں پھیل رہا ہوتا ہے وہ یکلخت بجھ جاتا ہے' رب تعالیٰ کے دربار میں امت کے حق میں جو دعائیں وہ کررہے ہوتے ہیں' پراگندہ حال لوگوں کی اصلاح کی جو فکر ان کی طرف سے ہورہی ہوتی ہے وہ سب ختم ہوجاتی ہے' اور ان کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد فتنوں کا ایک نیا باب امت کے لئے کھل جاتا ہے' جن فتنوں کے سامنے وہ سپر اور ڈھال بنے ہوئے تھے' ان کے ہٹتے ہی وہ امت پر حملہ آور ہوجاتی ہیں' اور لگتا ہے کہ یہ بھی کوئی قانون قدرت ہی ہے' جب ہی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے تعزیتی دعا میں یہ الفاظ مبارکہ جاری ہوئے: "اے اللہ ان کے (جانے کے) بعد ہمیں فتنوں میں نہ ڈالنا" اللہ حفاظت فرمائے۔ آمین۔

چونکہ ہماری طرف سے اس دعا کی بہت کمی ہے اس لئے مسلسل ہم یہ بات دیکھ رہے ہیں کہ امت مسلمہ فتنوں کے گرداب میں پھنسی ہوئی ہے' تمام عالم اسلام باوجود اپنی کثرت کے اقلیت بنا ہوا ہے' ہر طاغوتی طاقت اپنے اپنے طریقے سے ستم ڈھارہی ہے' مسلمان ہر جگہ مظلوم بنا ہوا ہے' اس کی چیخوں سے عرش الٰہی لرز رہا ہے' زمین وآسمان ہر روز مسلمانوں پر نئے نئے قسم کے مظالم کا نظارہ کررہے ہیں' کفر کی طاقتیں آئے دن نت نئے منصوبے بنا کر دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کا خون بہارہی ہیں' دنیائے طاغوت کے منصوبہ ساز اپنی تمام دماغی صلاحیتیں اس بات پر صرف کئے ہوئے ہیں کہ دنیا سے اسلام اور نام کے بے عمل مسلمان کس طرح سے ختم ہوسکیں' کہیں مسلمانوں کو ذبح کیا جارہا ہے' تو

کہیں زندہ جلایا جارہا ہے‘ کہیں سے مسلمانوں کی اجتماعی قبریں دریافت ہورہی ہیں تو کہیں مسلمانوں کی عزت وآبرو کو داؤ پر لگایا جارہا ہے‘ کہیں مسلمانوں کی معصوم اولاد کو کفار کے ہاتھوں بیچا جارہا ہے تو کہیں مسلمانوں کی معصوم حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کرکے ان کی کوکھ سے جنم لینے والے مسلمانوں کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی قتل کیا جارہا ہے‘ مسلمانوں کے لاکھوں افراد کے اجتماعی قتل عام پر اقوام عالم کو ایک کتے بلی کے مرنے جتنا غم بھی نہیں ہوتا‘ تین چار سال قبل کوسوو میں ایک ماہ کے قلیل عرصے میں ساڑھے چھ لاکھ مسلمانوں کو بھون دیا گیا‘ پورے عالم میں کس و ناکس نے اس پر احتجاج کیا؟ نہ کوئی غم و افسوس ظاہر کیا‘ منیٰ کے میدان میں دوران حج فقیر نے حضرت اقدس شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ سے ان کے حق میں دعاؤں کے لئے عرض کیا تو حضرت اقدسؒ نے نہایت رنج والم میں ڈوبے ہوئے الفاظ کے ساتھ فرمایا:

”ہاں! بھئی پوری دنیا میں مسلمان مظلوم بنا ہوا ہے‘ ہر جگہ مسلمان پر ظلم ہو رہا ہے‘ میں نے تو اخبار دیکھنا ہی اسی لئے چھوڑ دیا ہے کہ اس میں سوائے مسلمانوں پر مظالم کی خبروں کے کچھ ہوتا ہی نہیں۔“

غرض یہ کہ مسلمانوں پر ٹوٹی ہوئی لڑی سے گرنے والی موتیوں کی طرح پے درپے فتنوں کی آمد کا ایک اہم سبب دنیا سے متواتر یکے بعد دیگرے علماً ربانیین اور صلحاً امت کا اٹھ جانا بھی ہے اور غالباً موجودہ بزرگوں کی ناقدری بھی‘ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کے دنیا سے اٹھ جانے پر صبر جمیل عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ موجودہ بزرگوں اور اکابر کی قدردانی کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین

رمضان المبارک میں حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ دنیا سے رخصت ہوکر ہمیں غمگین کرگئے‘ ان کے حادثہ سے ابھی سنبھلنے نہیں پائے تھے کہ ماہ ذی الحجہ میں حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے دنیا سے تشریف لے جانے کی حسرت ناک خبر سننے کو ملی اور اب حال ہی میں علاقہ چھچھ کے ممتاز عالم دین‘ ہمارے پُرخلوص ہمدرد‘ حضرت مولانا حکیم محمد ایوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ علاقہ چھچھ کی زمین اکابر علماً اور اولیاً اللہ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے‘ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرو شہر میں بچوں کے دینی مدرسے اقراء اور مدرسۃ البنات کے بانی تھے‘ آپ علاقے کے تمام علماً اور دینی حلقوں میں ممتاز شخصیت تھے‘ جمعیت علماً اسلام کے سرکردہ لوگوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا‘ علاقے اور باہر کے بڑے اکابر اور علماً کے مرجع اور محبوب لوگوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

آپ دارالعلوم دیوبند میں تحصیل علم کے لئے وقت گزار چکے تھے‘ پاکستان بننے سے قبل آپ دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم تھے‘ چھٹیاں گزارنے گھر تشریف لائے تو رمضان المبارک میں پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد آپ نے دینی علوم کی تکمیل پاکستان ہی میں کی۔ تکمیل علم کے بعد اپنے علاقے ہی میں فن طب کو ذریعہ معاش بناکر مختلف مساجد میں للہ فی اللہ درس قرآن وحدیث کا آغاز فرمایا جو آخری علالت تک جاری رہا‘ طب آپ نے دہلی میں حکیم سعید کے ساتھ ہی پڑھی تھی جس نے ساری زندگی آپ کو علم دین کو حصول معاش بنانے سے محفوظ رکھا۔

آپ ایک دردمند انسان تھے‘ آپ لوگوں کے دکھ درد پر تڑپنے والے اور ہر شخص کے غم کے مداوا کی فکر میں گھلنے والے انسان تھے‘ آپ ہر شخص کے غم پر اپنے غم کی طرح تڑپتے تھے‘ خصوصاً علماً کی اور دینی طلبہ کی پریشانیوں اور غم کو محسوس کرکے بہت پریشان ہوجاتے تھے‘ ملک اور بیرون ملک کسی بھی معروف یا غیر معروف عالم دین کے بارے میں پریشان کن خبر سن کر آنسو بہانا ان کا معمول تھا‘ اسی لئے اکثر وبیشتر دینی مدارس کے طلبہ کو اپنے مطب سے مفت دوائی ہی نہیں آنے جانے کا کرایہ بھی دے دیا کرتے تھے‘ کسی عالم کے بیمار ہونے کی خبر سنتے تو عیادت کے لئے جاتے ہوئے اس کے لئے دوائی ضرور لے کر جاتے۔ ان کے صاحبزادگان میں سے کوئی کسی دوسرے شہر کا سفر کرتا تو جاننے والے علماً کے لئے دوائیاں ضرور بھیجا کرتے تھے‘ آپ کو علم دین سے حد درجہ لگاؤ تھا‘ اسی لئے آپ نے اپنے تمام صاحبزادگان کو تعلیم سے آراستہ فرماکر دینی خدمت میں لگایا‘ اپنے صاحبزادگان کو دین سے وابستگی ہی کی نصیحت اور وصیت فرمایا کرتے تھے۔ مسجد سے آپ کو شدید لگاؤ تھا اور یقیناً آپ کا یہ لگاؤ آپ کو ان سات خوش نصیب افراد میں ضرور شامل فرمائے گا جن کے بارے میں رحمۃ للعالمین محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ:

”قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا‘ ان سات ابدی خوش نصیبوں میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہوگا۔“

حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ان ہی اشخاص میں شمار کئے جانے کے لائق تھے‘ ہر وقت نماز باجماعت کی فکر میں لگے ہوئے ہوتے تھے‘ اسی نماز

ختم نبوۃ

باجماعت کی ادائیگی کی فکر کی بدولت ہی اللہ تعالیٰ نے ان سے مسجد کی تعمیر کا عظیم الشان کام بھی لیا' جوان کی آخری زندگی میں تقریباً تکمیل کے آخری مراحل میں تھی' نماز باجماعت کا اہتمام تو تھا ہی' اللہ تعالیٰ نے انہیں نوافل کی ادائیگی کا بھی شیدائی بنایا ہوا تھا' سفرو حضر میں' صحت اور بیماری میں' ہر حال میں تہجد' اشراق' چاشت' اوابین وغیرہ ان سے چھوٹتی نہیں تھیں' فجر کے بعد سالہا سال ان کا یہ معمول دیکھنے میں آیا کہ اشراق تک ذکر' مراقبے وغیرہ میں مشغول رہ کر اشراق کے نوافل ادا فرما کر گھر تشریف لاتے تھے' اور ترمذی شریف کی حدیث حسن کے مطابق مقبول حج اور عمرے کا ثواب حاصل کر کے اپنے نامۂ اعمال میں ہزاروں مقبول حج اور عمروں کا اندراج بارگاہ ذوالجلال سے کرواتے رہے' آپ نے اپنے فن طب کے ذریعے غریب دینی طلبا اور علماً کا مفت علاج کر کے خود کو خیرالناس من ینفع الناس (بہترین شخص وہ ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے) کا صحیح مصداق منوایا۔

حکیم صاحب مرحوم کی عجیب و غریب خصوصیات تھیں' ایک بہترین وصف یہ تھا کہ ملاقاتی اور مریض سے بروقت ملتے تھے' روایتی بہانوں سے ملاقاتی کو ٹالنے کا ان کے ہاں رواج نہیں تھا' مہمان کو فوراً مطب کا یا مہمان خانے کا دروازہ کھلوا کر بٹھا دیا جاتا اور حکیم صاحب اپنے ذاتی معمولات کو چھوڑ کر فوراً خندہ پیشانی سے حاضر ہو کر آنے والے کا مدعا سن کر اس کے مداوا کی فکر میں لگ جاتے۔

آپ کا اصلاحی تعلق اگرچہ خواجہ خواجگان شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے تھا لیکن آپ وقتاً فوقتاً دیگر بزرگوں سے ملنے کے لئے بھی تشریف لے جایا کرتے تھے اور آپ کو وہاں مشائخ کی طرح پذیرائی ملا کرتی تھی۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں مستقل تشریف لے جایا کرتے تھے' آپ آخر عمر تک اپنی اصلاح کی فکر سے غافل نہیں ہوئے' آپ تمام مشائخ اور علماً سے بہت محبت رکھتے تھے' علماً سے ملنے ضرور جایا کرتے تھے' شاید اسی لئے آپ اپنے علاقے کے تمام اکابر اور علماً کے محبوب اور مرجع بھی تھے کہ وقتاً فوقتاً ان سے ملاقاتوں کے لئے حاضری دیا کرتے تھے' آپ جب کسی عالم سے ملنے جاتے تو وہاں گزشتہ اکابر کے تذکرۂ خیر ہی میں وقت صرف فرماتے' اپنے صاحبزادگان کو بھی اپنے ساتھ لے جا کر ان بزرگوں سے دعائیں دلواتے اور ان کے سر پر ہاتھ پھرواتے' جو مشائخ اور علماً (خصوصاً علاقائی) دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں ان کی اولاد اور پسماندگان کی فکر کرتے تھے اور ان کی خبر گیری میں لگے رہتے تھے اور ان کے بزرگوں کی نسبت سے ان کا خیال رکھتے تھے اور ان پر شفقت فرماتے تھے۔

حکیم صاحب مرحوم کا ایک بہترین وصف اور قابل تقلید نمونہ یہ تھا کہ اپنی تمام بچیوں کی شادیاں صرف اور صرف دین کی نسبت سے کیں' غربت کو خاندان کو بالکل خاطر میں نہ لائے' اور اس سلسلے میں یقیناً آپ خاندان اور گاؤں میں مطعون بھی ہوئے اور آپ نے ان کی مخالفت بھی مول لی' لیکن آپ کے پائے استقامت میں اس سلسلے میں کسی قسم لغزش نہ آئی' اسی طرح اپنے تینوں صاحبزادگان کے رشتے بھی دین کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے علماً کے گھرانوں میں کئے تاکہ آپ کی نسل میں علماً و صلحاً کی نسبت سے نیک لوگ آئیں۔

آپ تقریباً تین مہینے مختلف امراض میں گرفتار رہ کر زندگی کے آخری دنوں میں مکمل گوشہ نشین رہے۔ گزشتہ دنوں اتوار کی شب رات دو بجے آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ آپ کے جنازے میں علاقہ چھچھ' راولپنڈی' اسلام آباد اور صوبہ سرحد کے ممتاز اکابر علماً نے شرکت فرمائی۔ دارالعلوم ... کے شیخ الحدیث استاذ العلماً محبوب المجاہدین حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی نے حکیم صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ علاقے کے تمام دینی مدارس کے طلبا اور علماً آپ کے جنازے میں شریک تھے' دینی حلقوں سے وابستہ ہر شخص آپ کے انتقال کے غم میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا تھا' علاقائی اور جماعتی رنجشوں اور اختلافات کے باوجود ہر شخص آپ کے جنازے میں شریک تھا' آپ کے جنازے میں علماً و صلحاً کی کثرت آپ کی عنداللہ مقبولیت کی علامت تھی۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارے جنازے ان کے (یعنی مخالفین کے) اور ہمارے درمیان فیصلہ کریں گے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
ASJ
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP: 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE:745543

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل جلالہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مرکز سراجیہ

خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس خانقاہ شریف کو اصلاح وارشاد امت میں نمایاں مقام عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ اس کا فیض پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ ہزاروں لاکھوں مسلمان اس بحر سلوک واحسان سے اپنی پیاس بجھا چکے ہیں اور اتنے ہی بندگانِ خدا قطب الارشاد، شیخ المشائخ، مخدوم العلماء، سلطان العارفین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے دامن فیض سے وابستہ ہیں اور سلوک واحسان کی منزلیں طے کر رہے ہیں

بحمد اللہ حضرت الامیر دامت برکاتہم کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور دنیا بھر میں قادیانیوں کا تعاقب اور ختم نبوت کے تحفظ میں سرگرم عمل ہے۔ یہ سلسلہ خانقاہ شریف کے حوالے سے شروع کیا جا رہا ہے۔ احباب کا اصرار تھا کہ ہر بڑے شہر میں خانقاہ شریف کی نسبت سے وہاں کے احباب اور قرب وجوار کے رفقاء کی رہنمائی بہم معلومات اور باہمی ربط کیلئے کوئی مرکز ہونا چاہیے۔ یہ سن کر آپ کو بہت خوشی ہوگی کہ احباب کے اس تقاضے اور خواہش کی تکمیل کیلئے پہلا قدم لاہور میں اٹھالیا گیا ہے اور ہفتہ وارانہ پروگرام کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ البتہ لاہور جیسے بڑے شہر اور حضرت اقدس دامت برکاتہم کے وسیع حلقہ کے پیش نظر لاہور میں مستقل مرکز کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے جس کیلئے احباب سے بھرپور تعاون اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔

مرکز کے اغراض و مقاصد

(1) عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنا، تحفظ ختم نبوت، اور ردِ قادیانیت کے کورس منعقد کرنا۔

(2) دینی تعلیم عصر حاضر کے تقاضوں کے تحت بچوں سے لے کر بڑوں تک فراہم کرنے کیلئے خدمات اور ادارے قائم کرنا۔ اسی سلسلے میں مدرسہ رحمۃ للعالمین کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

نوٹ: فی الحال مرکز سراجیہ کو کرایہ کی جگہ پر شروع کیا جا چکا ہے۔ انشاء اللہ مستقبل میں باقاعدہ جگہ لے کر لاہور میں مرکز سراجیہ کے نام سے ایک ادارہ بنایا جائے گا۔ محترم صاحبزادہ رشید احمد صاحب مدظلہ کی نگرانی میں مرکز سراجیہ میں پروگراموں کا سلسلہ شروع کیا جا چکا ہے۔

پروگرام

روزانہ کی نشست عصر تا عشاء ہوگی اور ہر اتوار کو پروگرام صبح 10:30 بجے تا 12:30 بجے تک ہوا کرے گا۔ تمام پیر بھائیوں اور متعلقین خانقاہ شریف سے درخواست ہے کہ لازمی تشریف لائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس عظیم مقصد میں ہمیں کامیاب فرمائے اور اخلاص عطا فرمائے۔ (آمین)

مرکز سراجیہ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ
ختمِ نبوّۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخرین، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

محمد رسول اللہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے